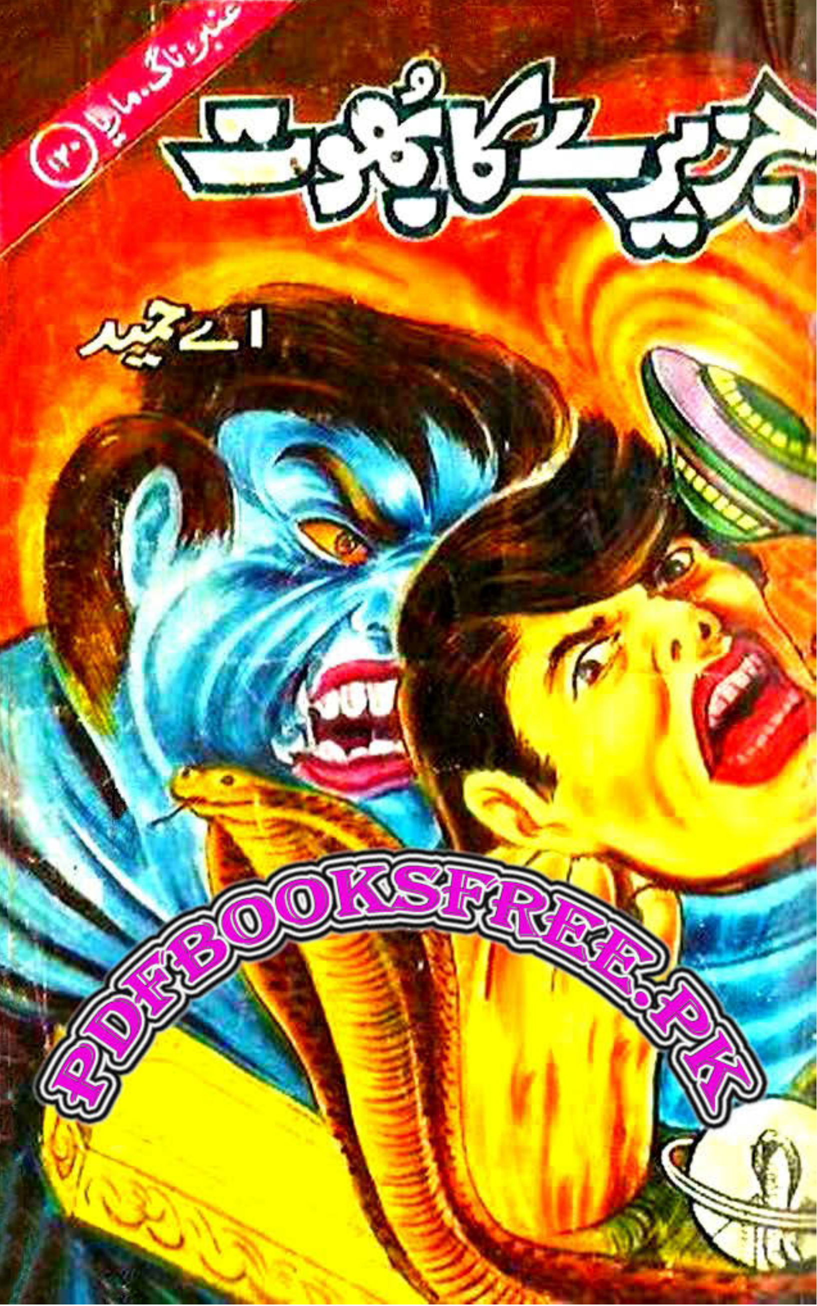

PDFBOOKSFREE.PK

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قیمت ۵۰/۷ روپے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

۱۹۹۰ ،
ناشر : نیا مکتبہ [illegible] لاہور
طابع : [illegible] پرنٹرز [illegible] لاہور

پیارے ساتھیو!

عنبر ناگ ماریا کی قسط ۱۲۰ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔
ہر بار جب میں عنبر ناگ ماریا کی کہانی لکھنے بیٹھتا ہوں تو میرے دل میں صرف ایک ہی خیال ہوتا ہے کہ میں آپ کے لیے زیادہ سے زیادہ دلچسپ واقعات لکھوں اور ساتھ ہی ساتھ ایسی باتیں بھی لکھوں کہ جس سے آپ کی معلومات میں اضافہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ مجھے آپ دوستوں کے لیے پیاری پیاری کہانیاں اور اچھی اچھی باتیں لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ! میں اس بار بھی ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو مجھے اپنا قیمتی وقت نکال کر خط لکھتے رہتے ہیں۔ پیارے ساتھیو! ایک بات کا مجھ سے وعدہ کرو کہ تم عنبر ناگ ماریا کے ساتھ ساتھ اسکول کی پڑھائی بھی جی لگا کر اور پوری محنت سے کرتے رہو گے۔ وعدہ رہا؟

شکریہ!

تمہارا انکل

اے حمید

۴۵۴۔این۔ راہ چمن سمن آباد لاہور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

## ترتیب


- اُڑن طشتری اُتر آئی
- خلائی مددگار
- آدھی رات کو حملہ
- بجلی کی کڑک
- جزیرے کا بھوت




# اُڑن طشتری اُتر آئی

روشنی کا نیلا دائرہ جزیرے کی طرف آ رہا تھا۔
عنبر نے ناگ سے کہا۔
"یہ خلائی مخلوق کی اُڑن طشتری ہے"
ناگ کی نگاہیں آسمان پر لگی تھیں۔ روشنی کا دائرہ اب قریب آ گیا تھا۔ اس کی رفتار بے حد کم ہو گئی تھی اور اس کے نیچے سے نیلی اور زرد روشنیاں نکل رہی تھیں۔ پھر اچانک یہ ساری روشنیاں بجھ گئیں۔ صرف وہی روشنی باقی رہ گئی جو اُڑن طشتری کے نیچے سے ایک نیلے ستون کی طرح جزیرے پر پڑ رہی تھی۔
اُڑن طشتری کسی جمبو جیٹ طیارے سے بھی بڑی تھی۔ وہ ویران محل کے سامنے والے ریتلے میدان میں زمین سے بیس فٹ اوپر آ کر رُک گئی۔ پھر اس میں سے تین چمکیلے پاؤں نکلے اور زمین پر آ کر جم گئے۔ اُڑن طشتری میں سے بہت مدھم سی سسکار کی آواز نکل رہی تھی۔ جب یہ اُڑن طشتری زمین پر آ کر رُک گئی تو مشین کی آواز بند ہو گئی۔ عنبر اور ناگ سانس روکے جھونپڑی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کے باہر جھاڑیوں میں سے سر نکالے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ اب اُڑن طشتری کا دروازہ کھلا اور اس میں سے ایک چکیلی سیڑھی آہستہ آہستہ نکل کر زمین کے ساتھ آکر ٹک گئی۔

عنبر نے کہا۔

"اب خلائی مخلوق نیچے آئے گی۔ خدا جانے ان کی کیا شکل ہو"

ناگ نے سرگوشی کی۔

"کوئی عجیب مخلوق نہ ہو"

اتنے میں دروازے میں دو آدمی نمودار ہوئے۔ انھوں نے نیلے رنگ کا پلاسٹک کا لباس پہن رکھا تھا۔ جو چاندنی رات میں چمک رہا تھا۔ یہ دونوں خلائی مخلوق تھے۔ وہ سیڑھیاں اترنے لگے ان کے پیچھے دو اور خلائی آدمی آگئے۔ انھوں نے بھی نیلے رنگ کا ہی پلاسٹک کا لباس پہن رکھا تھا۔ یہ لباس ان کے جسموں پر فٹ تھا۔ اُن کے قد عام انسانوں جتنے تھے اور دُور سے شکل بھی یہاں کے انسانوں کی طرح لگ رہی تھی۔ عنبر نے کہا۔

"یہ تو بالکل ہماری طرح کے انسان ہیں"

"ہاں" ناگ بولا۔ "مگر ہو سکتا ہے ان میں ہم سے زیادہ طاقت ہو"

چاروں خلائی آدمی سیڑھیاں اُتر کر ویران محل کے دروازے



کی طرف چلے گئے۔ چند سیکنڈ کے بعد دو اور خلائی آدمی سیڑھیاں اترنے لگے ان کی چال سے اور سر کے بالوں سے معلوم ہو رہا تھا کہ یہ دونوں عورتیں ہیں۔ ان کے بال بھی نیلے تھے اور گردن کے پیچھے جھول رہے تھے۔

"یہ عورتیں ہیں عنبر" ناگ بولا۔

عنبر نے کہا۔

"ہاں یہ بھی بالکل ہماری عورتوں کی طرح ہیں۔ مگر ان کے بال نیلے ہیں"

ناگ نے سرگوشی میں کہا

"ہو سکتا ہے ان کے جسم بھی نیلے ہوں"

یہ دونوں خلائی عورتیں بھی پہلے والے چار خلائی آدمیوں کے پیچھے پیچھے ویران محل کے دروازے کی طرف چلی گئیں۔ اب وہاں گہری خاموشی چھا گئی۔ عنبر بولا

"کیا خیال ہے ناگ؟ اُڑن طشتری میں کوئی اور تو نہیں ہو گا؟"

ناگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے اتنی بڑی اُڑن طشتری میں کم از کم آٹھ آدمیوں کا سٹاف ضرور ہوتا ہے۔ اس حساب سے کم از کم دو تین آدمی اُڑن طشتری میں ضرور ہوں گے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ویسے بھی اُڑن طشتری کو یہ اکیلے نہیں چھوڑیں گے۔"

اُڑن طشتری کی بتیاں گل کر دی گئیں تھیں۔ اب نیچے سے نکلنے والی نیلی روشنی بھی بجھ گئی تھی۔ جب چار خلائی مرد اور دو خلائی عورتیں ویران محل میں داخل ہو گئیں تو اُڑن طشتری میں سے نیلے چُست لباس والا ایک آدمی اترا۔ اس کے ہاتھ میں نیلے رنگ کی سٹین گن جتنی بڑی ایک لیزر گن تھی۔ وہ اُڑن طشتری کے گرد آہستہ آہستہ چکر لگا کر پہرہ دینے لگا۔

عنبر نے سرگوشی میں کہا۔

"اب تمہارا بھی اُڑن طشتری کے اندر جا کر جاسوسی کرنا مشکل ہو گیا ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"مجھے تو کسی نہ کسی طرح اُڑن طشتری میں جا کر ان کے سٹاف اور دوسری باتوں کا جائزہ لینا ہی ہو گا۔ سوال یہ ہے کہ یہ لوگ کہیں اسی وقت ہی خلائی تابوت لے کر یہاں سے روانہ تو نہیں ہو جائیں گے؟"

عنبر کہنے لگا۔

"یہ تم نے ٹھیک کہا۔ اگر یہ ابھی محل میں سے تابوت لے کر یہاں سے اُڑ گئے تو ہمارا مشن ناکام ہو جائے گا۔"



ناگ نے کہا۔

"میں ویران محل میں جا کر معلوم کرتا ہوں۔ کہ یہ خلائی مخلوق خلائی تابوت کو باہر لا رہی ہے کہ نہیں۔"

عنبر نے کہا کہ تمہیں بے حد احتیاط کی ضرورت ہے ناگ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان لوگوں کے جسموں میں کوئی اس قسم کی تابکاری ہو جو تمہیں نقصان پہنچا دے۔ ناگ نے مسکرا کر آہستہ سے کہا۔

"یہ تو وہاں جانے کے بعد ہی معلوم ہو گا۔ بہرحال تم فکر نہ کرو۔ مجھے کچھ نہیں ہو گا۔"

ناگ نے سانس اوپر کو کھینچا۔ اور ایک چھوٹے سے مٹیالے سانپ کی شکل اختیار کر لی۔ وہ عنبر کے پاؤں کے قریب سے ہو کر زمین پر رینگتا اُڑن طشتری کی طرف بڑھا۔ پھر وہ ذرا پرے ہٹ کر ایک قوس بناتا ہوا۔ ویران محل کی طرف رینگنے لگا۔

ویران محل کے دروازے پر موت کا سناٹا تھا۔ جزیرے کے درخت ساکت تھے۔ سمندر کی لہریں بھی جیسے اپنی جگہ پر رک گئی تھیں۔ چاند سمندر کے اوپر اپنی زرد روشنی بکھیر رہا تھا۔ ناگ سانپ کی شکل میں ویران محل کے دروازے میں سے گزر گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



آگے وہی ٹوٹا پھوٹا بڑا کمرہ تھا۔ جس کی دیوار میں سے نکل کر پتھر نیچے پڑا تھا۔ ناگ دیوار کے ساتھ لگ کر جائزہ لینے لگا۔ کمرہ خالی تھا۔ چاروں خلائی آدمی تہہ خانے میں ہی تھے۔ ناگ دیوار کے ساتھ آہستہ آہستہ رینگتا ہوا دیوار کے سوراخ میں سے اندر سیڑھیوں پر اُتر گیا۔ اِسے ایک عجیب قسم کی بُو محسوس ہوئی۔ یہ کسی دوائی کی بُو تھی۔ شاید یہ لاش کے تابوت میں سے آ رہی تھی۔ یا شاید خلائی انسان لاش پر کوئی خاص قسم کی دوائی لگا رہے تھے۔ ناگ سیڑھیاں اترنے کی بجائے سیڑھیوں کے اوپر والی چھت کے ساتھ چمٹ کر نیچے کی دیوار پر اترتا گیا۔ اس نے آخری زینے کے اوپر آ کر دیکھا کہ تہہ خانے میں کسی ٹارچ کی نیلی روشنی ہو رہی تھی۔ چاروں خلائی آدمی لاش کے تابوت کے اردگرد کھڑے تھے۔ انہوں نے لاش کو تابوت میں سے نکال کر باہر فرش پر لٹا رکھا تھا۔ اور ایک خلائی آدمی ایک چھوٹی ٹیوب میں سے لاش پر کسی دوائی کا سپرے کر رہا تھا۔ یہ اسی سپرے کی بُو پھیلی تھی

چاروں خلائی آدمی خاموش تھے۔ دو خلائی عورتیں لاش کے سرہانے کی جانب خاموش کھڑی تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں پلاسٹک ٹیکہ لگانے والے دو سرنج تھے۔ ایک خلائی آدمی لاش پر جھک گیا۔ اس نے لاش کے پیٹ پر سے ذرا سا



کپڑا ہٹایا۔ اور پھر عورتوں کو اشارہ کیا۔

دونوں خلائی عورتوں نے باری باری لاش کے پیٹ میں انجکشن لگا دیا۔ ابھی تک انہوں نے آپس میں کوئی بات نہیں کی تھی اور ناگ کو کچھ معلوم نہیں تھا۔ کہ ان کی زبان کیا ہے۔

اب اس خلائی آدمی نے کہا۔

"اِسے دو دن تک اسی طرح پڑے رہنے دو۔ تیسرے دن مزید انجکشن لگائے جائیں گے"

یہ الفاظ اس خلائی آدمی نے اپنی خلائی زبان میں کہے تھے جسے ناگ اپنی غیر معمولی صلاحیت کی وجہ سے سمجھ گیا تھا۔ یہ لوگ واپس چلنے کے لیے مڑے تو ناگ تیزی سے پلٹا رینگتا ہوا تہہ خانے کے سوراخ سے باہر آ گیا۔ ایک بات کو اس نے خاص طور پر محسوس کیا تھا۔ کہ ان خلائی انسانوں کے جسم سے کوئی ایسی تابکاری نہیں نکل رہی تھی جو اس پر برا اثر ڈالتی۔

ناگ بجلی کی رفتار کے ساتھ ویران محل سے نکل کر سمندر کی طرف چلا گیا۔ وہاں سے ایک چکر لگا کر واپس عنبر کے پاس آیا اور جھاڑیوں کے پیچھے انسانی شکل میں آ کر سارا ماجرا سنا ڈالا۔

عنبر آہستہ سے بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی کم از کم چار۔ پانچ روز تک یہ خلائی مخلوق اسی جگہ ٹھہرے گی اس اثنا میں ہمیں سوچ بچار کا موقع مل جائے گا۔ کہ اُڑن طشتری میں کس طرح جا کر چھپیں۔ لیکن ناگ تمہیں اس سلسلے میں بڑا کام کرنا ہوگا۔ تمہیں اُڑن طشتری کے اندر جا کر وہاں کا جائزہ لینا ہوگا"۔

ناگ نے آہستہ سے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ ہمیں یہاں سے اپنی جھونپڑی کو ڈھا کر جزیرے کے جنوب میں چلا جانا چاہیئے۔ ظاہر ہے یہ لوگ یہاں گھومیں پھریں گے۔ انہوں نے ہماری جھونپڑی دیکھی تو انہیں شک پڑ جائے گا۔ کہ جزیرے پر کوئی آدمی ان کی نقل و حرکت دیکھ رہا ہے"۔

عنبر نے کہا۔

"مجھے تم سے اتفاق ہے۔ چلو ہم اس وقت یہاں سے تھیوسانگ والے ساحل کی طرف چلے جاتے ہیں۔ اور اسے بھی سارے حالات بیان کرتے ہیں۔ دن میں کسی وقت آ کر ہم ان خلائی



مخلوق کا چھپ کر جائزہ لے لیا کریں گے"۔

عنبر اور ناگ جھونپڑی میں سے نکل کر جنگل کے درختوں میں سے گزرتے جزیرے کے جنوبی ساحل کی طرف چلے گئے۔ تھیوسانگ کی خوشبو کا سراغ لگاتے وہ اس کے پاس جا پہنچے اور خلائی مخلوق کی ساری کارگزاری بیان کر دی۔

تھیوسانگ بولا۔

"میں نے آسمان پر سے اُڑن طشتری نیچے اُترتی دیکھی تھی"۔

پھر کچھ سوچ کر بولا۔

"میرا خیال ہے۔ یہ خلائی مخلوق ہمارے نظام شمسی ہی کے کسی دُور دراز کے سیارے کی رہنے والی ہے۔ جب ہی ان کی شکلیں ہمارے جیسی ہیں۔ اور یہ لوگ اپنی کسی لاش پر کوئی میڈیکل تجربہ کر رہی ہے جو اس زمین کی فضا میں ہی کیا جا سکتا ہے"۔

ماریا بی اس وقت سو رہی تھی۔ ناگ نے کہا۔

"اُڑن طشتری میں میرے خیال کے مطابق دس آدمیوں کا سٹاف ہے۔ ان میں صرف دو لڑکیاں ہیں اور ان کے بال نیلے ہیں"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تھیوسانگ نے کہا۔

"یقیناً یہ کسی ایسے سیارے کی مخلوق ہے۔ جہاں کی زمین اور پانی میں آئرن کے اجزا نہیں ہیں بلکہ ان کی بجائے تانبے کے اجزاء موجود ہیں"

وہ دیر تک باتیں کرتے رہے۔ عنبر نے کہا۔

"پہلا کام تو ہمیں یہ کرنا ہو گا کہ صبح کی روشنی ہونے سے پہلے پہلے اپنی جھونپڑی کو گرا دیں گے۔ اس کے بعد ہمیں اُڑن طشتری کی جگہ کے قریب ہی کسی گھنے درخت کے اوپر ایسا ٹھکانہ بنانا ہو گا جہاں چھپ کر ہم اِن خلائی انسانوں کی نقل و حرکت کا مشاہدہ کر سکیں اور جس وقت بھی موقع ملے ناگ کو اُڑن طشتری میں بھیج کر یہ معلوم کریں کہ اُڑن طشتری کے اندر کیا کچھ ہے۔ اور ہم کس طرح سے اندر داخل ہو کر کسی جگہ چھپ سکتے ہیں"

ناگ بولا۔

"یہ کام موقع ملنے پر بڑی آسانی سے کر لوں گا۔ لیکن تھیوسانگ کے پاس بھی تو لوگوں کو چھوٹا کر دینے کا چھو منتر ہے"

تھیوسانگ نے کہا۔



"مگر میں کسی خلائی انسان کے پاس پہنچ کر اُسے اُنگلی سے چھو کر ہی چھوٹا کر سکتا ہوں۔ مگر یہ بہت بڑا خطرہ مول لینے والی بات ہے۔ وہ مجھ پر لیزر شعاع سے حملہ بھی کر سکتے ہیں"

عنبر کہنے لگا۔

"تھیوسانگ کا یہ ہُنر آگے چل کر ہمارے کام آ سکتا ہے۔ ابھی تو ناگ تمہیں ہی جاسوسی کرنی پڑے گی۔ میں اگرچہ ابھی مر نہیں سکتا۔ لیکن میں بھی اس مخلوق کے سامنے نہیں جانا چاہتا۔ کیا خبر ان کی خلائی گن مجھ پر کیا اثر کرے"

ناگ مسکرا کر بولا۔

"ہاں بھائی سارا کام مجھ ہی کو کرنا ہو گا۔ کوئی بات نہیں۔ میں کب انکار کرتا ہوں۔ زندگی خطروں میں چھلانگ لگاتے گزر گئی ہے۔ اپنی بہن کیٹی کے لیے تو میں بڑی خوشی سے ایسا کر سکتا ہوں"

عنبر نے کہا۔

"ابھی تو ہمیں جنگل میں جا کر اپنی جھونپڑی کو زمین کے ساتھ ملانا اور کسی درخت پر اپنے لیے خفیہ ٹھکانہ بنانا ہے"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



رات کے پچھلے پہر عنبر اور ناگ درختوں میں سے گزر کر اپنی جھونپڑی کے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے جھونپڑی کی گھاس پھوس والی دیوار کو گرانا چاہا تو اس کی ہلکی ہلکی سرسراہٹ پیدا ہوئی۔ اُڑن طشتری کے پاس جو خلائی آدمی پہرہ دے رہا تھا اس نے چونک کر جنگل کی طرف دیکھا۔ عنبر اور ناگ وہیں زمین پر لیٹ گئے۔

خلائی پہرے دار قدم قدم چلتا جھاڑیوں کے قریب آیا۔ اُسے کوئی جھونپڑی نظر نہ آئی۔ وہ واپس چلا گیا۔ عنبر نے اطمینان کا سانس لیا اور سرگوشی میں بولا۔

"یہ کام ہمیں دن میں اس وقت کرنا چاہیئے جب یہ پہرے دار بھی یہاں پر نہ ہو۔ ابھی واپس چلتے ہیں۔"

اور عنبر ناگ واپس تھیوسانگ کے پاس چلے گئے۔

دوسرے روز عنبر ناگ اور تھیوسانگ نے اُڑن طشتری والی جگہ سے دور ایک گھنے درخت کے اوپر بیٹھنے کی جگہ بنالی۔ ماریا بلی کو انہوں نے اپنے پاس ہی رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے اشاروں سے ماریا بلی کو بتا دیا کہ وہ نہ تو بھاگ کر اُڑن طشتری کی طرف جائے اور نہ ہی میاؤں میاؤں کی آواز نکالے۔ ماریا کو وہ اس کی زبان میں سمجھا نہیں



سکتے تھے لیکن ماریا سب کچھ دیکھ رہی تھی سب کچھ سمجھ رہی تھی۔ اس نے سر ہلا کر اشارہ کیا کہ وہ ایسا ہی کرے گی۔

دن کے وقت اُڑن طشتری کا رنگ نیلا تھا۔ یہ کافی بڑی گول اُڑن طشتری تھی۔ دن میں دوسرا پہرے دار پہرہ دیتا تھا۔ چاروں خلائی آدمی اور چاروں خلائی عورتیں فریان محل میں ہی لاش کے پاس گئی ہوئی تھیں۔ درخت کے اوپر شاخوں میں چھپ کر بیٹھے عنبر ناگ اور تھیوسانگ یہ ساری کارروائی دیکھ رہے تھے۔ ماریا بلی ان کے پاس ہی درخت کی ٹہنی پر خاموش بیٹھی تھی۔

عنبر نے کہا۔

"ناگ! دن کے وقت ہی اُڑن طشتری میں جا کر جائزہ لے سکتا ہے۔ رات کو تو باقی خلائی آدمی بھی اندر آجاتے ہیں۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"بالکل درست ہے۔ ناگ کو میرے خیال میں بھی دن کے وقت ہی اُڑن طشتری میں داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔"

ناگ کہنے لگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



وہیں جانے کو تیار ہوں۔ مگر پہرے دار میں سیڑھیوں کے پاس کھڑا ہے۔"

وہ سب خلائی پہرے دار سپاہی کی طرف تکنے لگے۔ خلائی پہرے دار کا چہرہ بالکل ہماری دنیا کے انسانوں ایسا تھا۔ اس کا رنگ صرف ہلکا نیلا نیلا تھا۔ سر کے بال بھی نیلے تھے اور اس نے نیلے رنگ کا پلاسٹک کی قسم کے کسی کپڑے کا چست لباس پہن رکھا تھا۔

عنبر نے کہا۔

"ناگ! یہ آدمی اپنی جگہ سے شاید نہ ہلے۔ لیکن ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ تم کوئی ترکیب سوچو۔"

ناگ بولا۔

"ایک ترکیب تو ہے کہ میں ننھی سی زرد چڑیا بن کر اُڑن طشتری میں داخل ہو جاؤں۔ مگر اُڑن طشتری کا دروازہ بند ہے۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اُڑن طشتری کی دوسری جانب اس کی کوئی گول کھڑکی کھلی ہو یا اس کے اوپر ہوا کے آنے جانے کے لیے کوئی سوراخ رکھا گیا ہو۔



میری رائے میں تمہیں سانپ بن کر جانے کی بجائے چڑیا بن کر ہی جانا چاہیئے۔ اس طرح سے پہریدار کو تم پر شک بھی نہ ہو گا۔ اور وہ تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش بھی نہیں کرے گا۔"

ناگ نے کہا۔

"جیسے آپ لوگوں کی مرضی۔ میں جاتا ہوں۔"

یہ کہہ کر ناگ نے سانس کھینچی اور زرد رنگ کی ایک ننھی منی سی چڑیا کی شکل بدل لی۔ وہ پھُر پھُر کر کے اُڑا اور اُڑن طشتری کی طرف نکل گیا۔ اُڑن طشتری کے اوپر جا کر اس نے کچھ بلندی پر دو تین چکر لگائے اور یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ وہاں اندر جانے کے لیے کوئی جگہ بھی ہے کہ نہیں۔

پہرے دار اب چل پھر کر پہرہ دینے لگا تھا۔ مگر اس نے چڑیا کو نہیں دیکھا تھا۔ دیکھ بھی لیتا اسے کبھی خیال ہی نہیں آ سکتا تھا کہ یہ چڑیا نہیں بلکہ ایک جاسوس انسان ہے۔ اتنی دیر میں ناگ نے دیکھ لیا تھا کہ اُڑن طشتری کے اوپر ایک پائپ کا منہ کھلا ہے۔ یہ پائپ المونیم کا لگتا تھا۔ اور دن کی روشنی میں چمک رہا تھا۔ شاید یہ کوئی ہوادان تھا۔

ناگ اُڑتا اُڑتا ایک غوطہ لگا کر اس پائپ پر آ کر بیٹھ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



پائپ کا منہ اتنا چوڑا ضرور تھا کہ ناگ بڑی آسانی سے اس کے اندر داخل ہو سکتا تھا۔ اس نے جھک کر پائپ کے اندر دیکھا۔ پائپ میں سے نیم گرم ہوا باہر نکل رہی تھی۔ ناگ کو اچانک خیال آیا کہ یہ پائپ اندر نیوکلر پلانٹ کا پائپ نہ ہو۔ ایسا ہوا تو وہ نیچے جاتے ہی جل بھن کر راکھ ہو جائے گا۔

لیکن اسے نیچے اُڑن طشتری کے کسی کمرے کا چمکیلا فرش نظر آیا۔ شاید یہ نیم گرم ہوا اُڑن طشتری کے اندر کی فضا کی گرمی کی وجہ سے نکل رہی ہو۔ ناگ کے پاس ضائع کرنے کے لیے وقت نہیں تھا۔ اس نے خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے پائپ کے اندر غوطہ لگا دیا۔ وہ ایک ننھی سی چڑیا کی شکل میں پائپ کے اندر غوطہ لگا کر نیچے اُڑن طشتری کے ایک ایسے کمرے میں آ گیا جو گول تھا اور جس کی دیواروں پر کتنے ہی چمکیلے ڈائیل اور شیشے کے بٹن لگے تھے۔ سامنے ایک ادھ کھلا نیلا دروازہ تھا۔

ناگ اس دروازے میں نیچے فرش پر آ کر بیٹھ گیا اور چونچ آگے کر کے دوسری طرف دیکھنے لگا۔ دوسری جانب اس نے دو خلائی آدمی دیکھے، جو میز پر جھکے شیشے کے سلنڈر میں کوئی سیّال شے ڈال رہے تھے۔ اچانک



ایک کی نگاہ چڑیا پر پڑ گئی۔ اس نے دوسرے سے کہا۔

"یہ چڑیا کہاں سے آ گئی!"

دوسرا آدمی لیزر گن نکال کر دروازے کی طرف گھوما ہی تھا کہ ناگ نے اُڑان بھری اور پائپ میں سے نکل باہر کھلی فضا میں اُڑ گیا۔

وہ سیدھا عنبر اور تھیوسانگ کے پاس درخت والی جگہ پر آ گیا اور سب کچھ سنا دیا۔ تھیوسانگ گہرا سانس بھر کر بولا۔

"میرا پہلے بھی یہی خیال تھا کہ اس طرح اُڑن طشتری میں ہمارا جا کر چھپنا ایک ناممکن بات ہے۔ ہمیں کوئی دوسری ترکیب سوچنی ہو گی"

ناگ نے کہا۔

"اُڑن طشتری کے کمرے چھوٹے ہیں۔ اور میرے خیال میں کوئی کمرہ ایسا نہیں ہے کہ جو خالی ہو یا کوئی سٹور روم ہو جہاں جا کر ہم چھپ سکیں ہر کمرے میں خلائی لوگوں کا آنا جانا ہو گا"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"اُڑن طشتریوں میں کوئی سٹور روم نہیں ہوتا جتنی بڑی یہ اُڑن طشتری ہے اس میں میرے اندازے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کے مطابق آٹھ یا دس کمرے ہوں گے جن میں سے
سات کمرے مشین روم ہوں گے اور ایک کمرے
میں نیوکلر پلانٹ لگا ہوا ہوگا۔ باقی ایک کمرہ سونے کا ہوگا،
اور ایک کمرہ پائیلٹ روم ہوگا۔"
عنبر نے کہا۔
"اس کی دوسری منزل بھی تو ہوگی۔"
تھیوسانگ بولا۔
"دوسری منزل میں عام طور پر فالتو نیوکلر پلانٹ لگے
ہوتے ہیں اور وہ مہر بند ہوتے ہیں۔ ان کے اندر
سوائے فلائیٹ انجینئر کے دوسرا کوئی نہیں جا سکتا۔"
"تو پھر اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟" ناگ نے کہا۔
تھیوسانگ بولا۔
"اس وقت تو میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔"
عنبر نے کچھ سوچ کر کہا۔
"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہم سب کو انگلی سے چھو
کر چھوٹا بنا دو اور ہم کسی طرح اُڑن طشتری کے اندر
جا کر کسی جگہ چھپ جائیں۔"
تھیوسانگ نے کہا۔
"یہ ہمارا آخری حربہ ہوگا۔ اس سے پہلے ہمیں کوئی



ایسی ترکیب نکالنی چاہیئے کہ سانپ بھی مر جائے
اور چھڑی بھی نہ ٹوٹے۔"
وہ یہ باتیں بھی کر رہے تھے اور درخت کی شاخوں
میں سے اُڑن طشتری کی طرف بھی دیکھ رہے تھے۔
انہیں پیچھے سمندر کا ساحل بھی دکھائی دے رہا تھا۔ اچانک
انہوں نے ایک کشتی دیکھی جو سمندری لہروں پر بہتی ساحل
کی طرف آرہی تھی۔ اس کشتی کو اُڑن طشتری کے باہر پہرہ
دینے والے خلائی پہرے دار نے بھی دیکھ لیا تھا۔ وہ تیزی
سے سیڑھیاں چڑھ کر اُڑن طشتری میں داخل ہو گیا اور
دروازہ بند کر دیا
عنبر ناگ اور تھیوسانگ بے چین نظروں سے کشتی کی
طرف تک رہے تھے۔
"یہ کم بخت کون لوگ اِدھر آرہے ہیں؟"
کشتی ساحل پر آکر رک گئی۔ اس میں سے جنگلی قسم
کے چار آدمی نکلے۔ ان کے ہاتھوں میں نیزے تھے۔ وہ جھک
کر چلتے اُڑن طشتری کی طرف بڑھے۔ وہ اُڑن طشتری کو ایسے
دیکھ رہے تھے جیسے وہ کوئی دشمن کا اژدہا ہو۔ اُڑن طشتری
کے قریب آکر انہوں نے اُڑن طشتری پر اپنے نیزے اچھال دیئے۔
عین اسی وقت اُڑن طشتری کے ایک سوراخ میں سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



لیزرگن کی شعاع نکل کر ایک جنگلی پر پڑی اور وہ بھک سے اُڑ گیا۔ باقی سمندر کی طرف بھاگے مگر لیزرگن کی شعاع نے ایک ایک کر کے اُن کو بھی بھون کر رکھ دیا۔

"میرے خدا! یہ بد قسمت لوگ یہاں کیوں آ گئے تھے"

عنبر نے کہا۔ ناگ اور تھیوسانگ کو بھی اِن آدمیوں کی موت کا افسوس ہوا۔

تھیوسانگ بولا۔

"اس سے ایک بات ظاہر ہو گئی ہے کہ یہ خلائی مخلوق اس دنیا کے انسانوں کی دشمن ہے"

ناگ نے کہا۔

"جنگلی لوگوں نے بھی تو اُڑن طشتری پر نیزے مارے تھے"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"یہ کوئی بات نہیں ہے۔ خلائی سپاہی کو اگر اس دنیا کے انسانوں سے ہمدردی ہوتی تو وہ اسے نیچے آ کر سمجھا سکتا تھا کہ یہاں سے چلیں جائیں مگر یہ لوگ یہاں کے انسانوں کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں۔ یہ خلائی سیاروں کی مخلوق کی بھلائی



دیت ہے"

عنبر بولا۔

"میں نے سوچا تھا کہ تم خلائی آدمی ہو۔ تمہیں ان کے پاس بھیجوں گا کہ بات کرو کہ وہ ہمیں اپنے ساتھ خلائی سیارے میں لے چلیں مگر اب یہ خیال بھی دل سے نکال دیا ہے۔ یہ مخلوق تمیز شاید کچھ نہ سمجھے مگر ہمیں زندہ نہیں چھوڑے گی۔ میں تو پھر بھی شاید بچ جاؤں مگر ناگ اور ماریا کا بچنا مشکل ہو جاتا"

خلائی پہرے دار اب پھر اُڑن طشتری سے نیچے اُتر کر پہرہ دینے لگا تھا۔

اتنے میں ویران محل کی طرف سے دونوں خلائی لڑکیاں آتی نظر آئیں۔ اُڑن طشتری کے پاس آ کر انہوں نے پہرے دار خلائی آدمی سے کوئی بات کی اور پھر اُڑن طشتری میں جانے کی بجائے جنگل میں ان درختوں کی طرف چل پڑیں۔ جہاں ایک درخت پر عنبر ناگ اور تھیوسانگ اور ماریا بھی چھپے ہوئے تھے۔ عنبر نے کہا۔

"یہ تو اِدھر آ رہی ہیں"

"شی۔ خاموش" تھیوسانگ نے کہا۔

انہوں نے اپنے سانس روک لیے۔ دونوں خلائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



لڑکیاں آپس میں باتیں کرتیں۔ اس درخت کے پاس اگر زمین پر گرے ہوئے خشک پتوں کو اٹھا کر تکنے لگیں جس کی شاخوں میں عنبر ناگ نے اپنا ٹھکانہ بنا رکھا تھا۔

○



# خلائی مددگار

خلائی لڑکیاں اسی درخت کے نیچے آکر بیٹھ گئیں۔ ایک لڑکی نے اپنے ہاتھ میں تھامے سوکھے پتے کی طرف دیکھ کر اپنی خلائی زبان میں اپنی ساتھی لڑکی سے کہا۔

"نالا۔ ہماری زندگی بھی اس سوکھے پتے کی طرح ہے۔ دشمن کی قید میں اسی طرح ایک روز درخت سے گر کر ختم ہو جائیں گی۔"

دوسری لڑکی جس کا نام نالا تھا آہ بھر کر بولی۔

"اوناشا ہم مجبور ہیں۔ ان لوگوں سے رہائی ناممکن ہے۔ اب تو یہ جس طرح کہتے ہیں، ہمیں اسی طرح کرتے رہنا ہوگا۔"

عنبر ناگ اور تھیوسانگ کے کان کھڑے ہو گئے۔

اوناشا بولی۔

"کیوں نہ ہم اسی جزیرے میں فرار ہو کر کسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



جگہ چھپ جائیں۔"
نتالا نے کہا۔

"احمق نہ بنو۔ یہ جزیرہ اتنا بڑا نہیں ہے۔ یہ لوگ ہمیں تلاش کر لیں گے اور پھر اس دنیا کے سیارے میں ہم کہاں جا کر رہیں گی؟ ہمیں تو یہاں کوئی جانتا نہیں ہے۔"
اوٹاشا کہنے لگی۔

"ہم کسی جنگل میں جا کر رہ لیں گے مگر ان ظالم لوگوں سے تو نجات ملے گی اور پھر اس سیارے کی زمین کی فضا ہمارے سیارے جیسی ہی ہے۔ ہم یہاں آسانی سے رہ سکتی ہیں۔"

اتنے میں اُڑن طشتری والا خلائی سپاہی ٹہلتا ہوا اس درخت کے قریب آگیا۔ اور بولا۔

"اوٹاشا۔ نتالا چلو۔ کافی سیر کر لی ہے تم نے۔ کھنڈر کی لیبارٹری سے ڈاکٹر زاگو آنے ہی والا ہوگا۔"

دونوں لڑکیاں خاموشی سے اٹھیں اور خلائی سپاہی کے ساتھ اُڑن طشتری کی طرف چل دیں۔

ان کے جانے کے بعد تھیو سانگ نے جذباتی آواز میں کہا۔

"ہمارا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔"



"وہ کیسے؟" عنبر نے پوچھا
تھیو سانگ بولا۔

"صاف ظاہر ہے کہ یہ دونوں [illegible] لڑکیاں ان اُڑن طشتری والوں کی قید میں ہیں اور یہ کسی دوسرے سیارے سے اغوا کر کے لائی گئی ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ یہ اعلیٰ میڈیکل مہارت رکھتی ہوں۔ بہرحال ہم ان کو اگر ساتھ ملا لیں تو ان کے ذریعے اس اُڑن طشتری پر قبضہ کیا جا سکتا ہے۔"

عنبر اور ناگ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ان کی آنکھوں میں ایک نئی امید کی چمک تھی۔ تھیو سانگ کی تجویز بڑی معقول تھی۔ ناگ بولا۔

"قدرت نے ہمیں بڑا اچھا موقع دیا ہے۔ ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔"
عنبر نے کہا۔

"لیکن ان لڑکیوں سے کس طرح بات کی جائے؟"
ناگ نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کام تھیو سانگ بڑے اچھے طریقے سے کر سکتا ہے۔ وہ خود چونکہ خلائی انسان ہے اور وہ اپنے سیارے کی زبان میں ان سے بات کرے گا تو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ان لڑکیوں کو اس پر یقین آجائے گا کہ تھیوسانگ ان کی مدد کر سکتا ہے"

عنبر نے کہا۔

"خیال تو بڑا اچھا ہے"

تھیوسانگ اپنے بالوں کو کھجاتے ہوئے کہنے لگا۔

"میں نے پہلے ہی یہی سوچ رکھا تھا۔ خود ایک خلائی انسان ہونے کی وجہ سے میں ان لڑکیوں کا اعتماد حاصل کر سکوں گا۔ اس کے بعد جیسے موقع ملا۔ آپ لوگوں سے بھی اُن کا تعارف کروا دوں گا"

یہ دوست درخت سے اُتر کر جنگل میں اندر کی طرف چلے گئے۔ اب عنبر ناگ اور ماریا بلی تو جزیرے کے جنوبی علاقے میں جا کر چھپ گئے اور تھیوسانگ اکیلا اُڑن طشتری والے علاقے میں آکر درختوں کے نیچے ایک جگہ چھپ کر اُڑن طشتری کی جانب دیکھنے لگا۔ وہ اس بات کا انتظار کر رہا تھا کہ وہی خلائی لڑکیاں شالا اور اوٹاشا پھر اس طرف آئیں۔

مگر یہ لڑکیاں پھر اِدھر نہ آئیں۔ اس دوران خلائی ڈاکو زاگو ویران محل سے نکل کر واپس اُڑن طشتری میں چلا گیا۔ پھر رات ہو گئی۔ تھیوسانگ واپس عنبر ناگ ماریا کے پاس آ گیا۔ دوسرے دن تھیوسانگ پھر اپنے مشن پر نکل کھڑا ہوا۔



وہ درختوں کے پیچھے چھپ گیا اور نظریں اُڑن طشتری پر جما دیں۔ سورج کافی اوپر آگیا تھا۔ جزیرے پر روشن دھوپ پھیلی تھی۔ اُڑن طشتری کے باہر خلائی سپاہی پہرہ دے رہا تھا۔ اُڑن طشتری کا دروازہ کھلا۔ اور چار خلائی آدمی ہاتھوں میں سٹیل کے بکس لیے اُترے اور ویران محل کی طرف چلے گئے۔ وہ تابوت کی لاش پر کوئی نیا تجربہ کرنے جا رہے تھے۔

تھیوسانگ خاموش بیٹھا رہا۔

دوپہر کے بعد دونوں خلائی لڑکیوں میں سے ایک لڑکی اُڑن طشتری کی سیڑھیاں اُتر کر نیچے آئی۔ تھیوسانگ نے اِسے پہچان لیا۔ یہ خلائی لڑکی اوٹاشا تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایلومونیم کا ایک گول گلدان تھا۔ اس نے پہرے پر کھڑے خلائی سپاہی سے یہ کہا تھا کہ یہ پھول چننے جا رہی ہے۔ اور خلائی لڑکی نے واقعی جنگل میں آتے ہی جھاڑیوں میں کھلے زرد پھول توڑ کر گلدان میں رکھنے شروع کر دیئے۔

تھیوسانگ درخت کی اوٹ سے نکل کر دبے پاؤں پیچھے کی طرف چلا گیا۔ خلائی لڑکی اسی طرف آ رہی تھی۔ وہ اِدھر اُدھر جھاڑیوں اور شاخوں پر کھلے پھول توڑ توڑ کر گلدان میں رکھتی جا رہی تھی۔ اس نے نیلا خلائی لباس پہن رکھا تھا۔ اور اس کے سنہرے بال دن کی روشنی میں چمک رہے تھے۔ اس کے چہرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کے نقش تیکھے تھے۔ آنکھیں بادام کی طرح نہیں۔

جب وہ اڑن طشتری سے دور نکل آئی تو تھیوسانگ نے اس کے سامنے جانے کا فیصلہ کر لیا اور اپنے بالوں کو بکھیر کر چہرے کو پریشان بنایا اور ایک دم سے اوٹاشا کے سامنے آ کر اپنی خلائی زبان میں بولا۔

"بہن! میں سیارہ یورال کا رہنے والا ہوں۔ تم کون سے سیارے کی مخلوق ہو؟"

خلائی لڑکی اوٹاشا ایک دم ٹھٹھک گئی۔ اور تھیوسانگ کو گہری نظروں سے تکنے لگی۔ وہ چونکہ خود ایک خلائی لڑکی تھی۔ اس لیے تھیوسانگ کی زبان اور اس کے چہرے سے اس نے فوراً اندازہ لگا لیا کہ یہ شخص جھوٹ نہیں بول رہا اور خلائی انسان ہے۔ خلائی لڑکی ہونے کی وجہ سے وہ تھیوسانگ کی خلائی زبان سمجھ رہی تھی۔

تھیوسانگ نے اسے سوچنے کا موقع نہ دیا اور بولا۔

"بہن! میرا نام تھیوسانگ ہے۔ میرے سیارے کے لوگ مجھے موت کے گھاٹ اتارنا چاہتے تھے۔ وہ دو سال ہوئے اس جزیرے پر اترے تھے۔ میں فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اب تمہاری اڑن طشتری کو دیکھا تو تم سے



بات کرنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ مجھے بتاؤ کہ تم کون سے سیارے سے آئی ہو؟"

خلائی لڑکی اوٹاشا نے کہا۔

"ہم سیارہ کوٹارسکا سے آئے ہیں۔"

تھیوسانگ اداکاری کرتے ہوئے ایک دم پیچھے ہٹ گیا۔ اور بولا۔

"بہن! کوٹارسکا تو ہمارا دشمن سیارہ ہے۔ کہیں تم مجھے گرفتار تو نہیں کرا دو گی؟ مگر تمہاری آنکھوں میں ہمدردی کی جھلک ہے۔ میں تمہیں بھائی کی زندگی کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ اپنے لوگوں کو میرے بارے میں کچھ نہ بتانا نہیں تو وہ مجھے زندہ نہ چھوڑیں گے۔"

اوٹاشا نے اڑن طشتری کی طرف دیکھا، پھر تھیوسانگ کی طرف گردن پھیر کر کہنے لگی۔

"میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گی مگر تم اس جزیرے میں کب تک چھپے رہو گے؟ آخر ایک نہ ایک دن تمہارے دشمن پکڑ لیں گے۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"میری بہن! میں اب اس جزیرے سے چلا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



جاؤں گا۔ یہاں سے دور ملک افریقہ میں
میرے دو دوست رہتے ہیں۔ وہ خلائی
مخلوق نہیں ہیں۔ اسی دنیا کے رہنے والے
ہیں۔ مگر انہوں نے مجھے پناہ دے رکھی ہے۔
میں تو اُڑن طشتری کو اترتے دیکھ کر یہاں
یہ معلوم کرنے آگیا تھا کہ کہیں یہ میرے سیارے
کی اُڑن طشتری تو نہیں ہے۔"

خلائی لڑکی اوٹاشا نے پوچھا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارے سیارے کی مخلوق
تمہیں وہاں سے گرفتار نہیں کر سکے گی؟"

تھیوسانگ سمجھ رہا تھا کہ اوٹاشا اس سے کیا معلوم
کرنا چاہتی ہے۔ اس نے بڑے اعتماد سے کہا:

"میری بہن! اس زمین پر ایسی ایسی جگہیں
ہیں کہ جہاں میں چلا جاؤں تو میرے سیارے
کی مخلوق میری گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔
میں بڑے آرام سے یہاں بڑے مزے کی زندگی
بسر کر سکتا ہوں۔"

اب خلائی لڑکی اوٹاشا کو خیال آیا کہ کیوں نہ اس
خلائی دوست سے مدد حاصل کی جائے۔ اس نے کہا۔



"کیا تم ہماری مدد کر سکتے ہو؟"

تھیوسانگ دل میں بڑا خوش ہوا۔ اوٹاشا اسی طرف
آ رہی تھی جس طرف وہ اُسے لانا چاہتا تھا۔ اس نے کہا۔

"کیوں نہیں بہن؟ تم میری ساتھی مخلوق ہو۔
تمہاری مدد کرنا میرا فرض ہے۔"

اوٹاشا کہنے لگی۔

"اس وقت پہرے دار باہر کھڑا ہے۔ اسے
مجھ پر شک ہو سکتا ہے کہ میں نے جنگل میں
اتنی دیر کیوں لگا دی۔ تم آج رات جب چاند
ڈوب جائے تو اسی جگہ آجانا۔ میں تمہیں یہیں
ملوں گی۔ خبردار کسی سے میرے بارے میں
ذکر نہ کرنا۔"

تھیوسانگ خلائی زبان میں ہی بات کر رہا تھا۔
بولا۔

"بہن ہم دونوں خلائی بہن بھائی ہیں۔ تمہارا
راز میرے دل میں راز بن کر رہے گا۔ میں
آدھی رات کے بعد جب چاند غروب ہو جائے
گا۔ تمہیں اسی جگہ ملوں گا۔ مگر دیکھنا بہن! وعدہ
کرو کہ تم بھی اپنی مخلوق کے آدمیوں سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



میرا ذکر نہیں کرو گی۔ نہیں تو یہ ظالم لوگ مجھے
پکڑ لیں گے۔ اور پھر میری جان بچنا مشکل
ہے۔"
اوتاشا نے کہا۔
"تھیو سانگ تم میرے خلائی بھائی ہو۔ میں
کسی سے ذکر نہیں کروں گی۔ میں تو خود ان
لوگوں سے تنگ ہوں۔ بہر حال تم سے رات کو
بات کروں گی۔ اب میں جاتی ہوں۔"
اوتاشا تھیو سانگ کو وہیں چھوڑ کر تیز تیز قدم اُٹھاتی
جنگل کے درختوں میں ہوتی اُڑن طشتری کی طرف چلی گئی۔
تھیو سانگ کا تیر ٹھیک نشانے پر بیٹھا تھا۔ وہ خوش
خوش عنبر ناگ ماریا کے پاس آیا اور سارا واقعہ سنایا۔
وہ لوگ بھی خوش ہوئے مگر انہوں نے تھیو سانگ کو
محتاط رہنے کا مشورہ دیا۔ ناگ نے کہا۔
"رات کو میں تمہاری حفاظت کے لیے سانپ
کی شکل میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔"
عنبر نے بھی اس تجویز کو پسند کیا۔ تھیو سانگ کہنے لگا۔
"ٹھیک ہے تم میرے ساتھ چلو۔ مگر پیچھے رہنا
اوتاشا کو اگر ذرا سا بھی شک پڑ گیا۔ تو ہماری ساری



سکیم دھری کی دھری رہ جائے گی۔"
آدھی رات کے بعد جب چاند مغرب کی طرف سمندر
میں ڈوب گیا تو تھیو سانگ جزیرے کے جنوبی ساحل
سے نکل کر اُڑن طشتری کے سامنے والے درختوں کی
طرف روانہ ہو گیا۔ ناگ سانپ کی شکل میں اس سے تھوڑے
فاصلے پر رینگتا چلا آ رہا تھا۔
تھیو سانگ اسی درخت کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔
جھاڑیوں کی اوٹ میں سے نکلتی۔ نیلی روشنی نظر آ رہی
تھی۔ جزیرے پر سناٹا چھایا تھا۔ اُڑن طشتری پر سیڑھی
بھی نہیں لگی تھی۔ ایک پہرے دار باہر پہرہ دے رہا
تھا۔ تھیو سانگ ادھر دیکھ رہا تھا کہ کسی نے پیچھے سے
اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔
تھیو سانگ نے چونک کر پیچھے دیکھا۔ اس کے پیچھے
خلائی لڑکی اوتاشا کھڑی تھی۔
"بہن تم اِدھر کہاں سے آئی ہو؟"
اوتاشا نے آہستہ سے کہا۔
"میں نے رات کی ڈیوٹی ویران محل والے
تہہ خانے کی عارضی لیباٹری میں لگوا لی تھی۔
میں ویران محل کے پچھلے دروازے سے نکل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کہ یہاں آئی ہوں" میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"

پھر اوٹاشا نے تھیوسانگ کو بتایا کہ وہ اس پر محض اس لیے اعتبار کر رہی ہے کہ وہ خود بھی خلائی سیارے کا رہنے والا ہے۔

"تھیوسانگ! میرا نام اوٹاشا ہے۔ میری ایک سہیلی بھی اس اُڑن طشتری کے ساتھ یہاں آئی ہے۔ اس کا نام نٹالا ہے۔ ہم دونوں ایک دوسرے سیارے کی رہنے والی ہیں۔ اور نیوکلیر الیکٹرانکس کی سائنس دان ہیں۔ اس اڑن طشتری والوں نے دو سال ہوئے ہمیں ہمارے سیارے سے اغوا کر لیا تھا۔ انہوں نے ہم دونوں کو اپنی قید میں رکھا ہوا ہے اور ہم سے کام لیتے ہیں۔ اگرچہ یہ ہم پر کوئی ظلم نہیں کرتے مگر ہم اپنے سیارے پر اپنے بہن بھائیوں کے پاس واپس جانا چاہتی ہیں"

تھیوسانگ نے اداکاری کرتے ہوئے کانوں پر ہاتھ لگایا اور بولا۔

"بہن اوٹاشا! میں تمہیں تمہارے سیارے



پر پہنچانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ یہ لوگ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے"

خلائی لڑکی اوٹاشا بولی۔

"تم تو بڑی بہادری کی باتیں کر رہے تھے۔ کیا تم اپنی مظلوم خلائی بہنوں کی مدد نہیں کرو گے؟"

تھیوسانگ پہلے تو انکار کرتا رہا۔ پھر بولا۔

"اچھا میں تمہاری مدد کروں گا۔ بولو تم کیا چاہتی ہو؟ میں تمہیں یہاں سے بھگا کر اپنے دوست کے ہاں لے جا سکتا ہوں۔ جہاں تم دونوں بالکل محفوظ ہو گی"

اوٹاشا بولی۔

"یہاں سے فرار ہونے کا کوئی فائدہ ہمیں نہیں پہنچے گا۔ ہم تو ان ظالموں کی قید سے نکل کر اپنے سیارے پر جانا چاہتی ہیں"

تھیوسانگ بھولا سا بن کر بولا۔

"وہ تم کیسے جا سکتی ہو۔ میرے پاس کوئی ایسا خلائی جہاز نہیں کہ میں تمہیں اس میں بٹھا کر تمہارے سیارے پر پہنچا سکوں"

اوٹاشا نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"یہ اُڑن طشتری جو ہے۔ ہم اگر کسی ترکیب سے اس پر قبضہ کر لیں۔ تو اسے اُڑا کر اپنے سیارے پر پہنچ سکتی ہیں۔ پھر وہاں سے تم اپنے سیارے کی طرف چلے جانا"

تھیوسانگ چاہتا تھا کہ اس ترکیب کی وہ خود پیشکش کرے۔ اس نے دل میں خوش ہو کر کہا۔

"لیکن اوٹاشا بہن! ہم دونوں اکیلے اس اُڑن طشتری پر کس طرح قبضہ کر سکتے ہیں۔ یہ کام بڑا خطرناک ہے"

اب اوٹاشا نے تھیوسانگ کو بتایا کہ اُڑن طشتری میں کل دس افراد موجود ہیں۔ اور ان میں سے چھ دن میں ویران محل والی لیبارٹری میں لاش کے پاس چلے جاتے ہیں۔ ایک باہر پہرہ دیتا ہے دو اُڑن طشتری کی لیبارٹری میں کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اور ایک اُڑن طشتری مشین روم میں ہوتا ہے۔ تھیوسانگ بڑے غور سے اوٹاشا کی گفتگو سنتا رہا۔ اب اس نے اوٹاشا کو یقین دلا دیا کہ وہ ان دونوں لڑکیوں کی مدد کرے گا۔ خواہ اس کی جان کیوں نہ چلی جائے۔ اوٹاشا بڑی خوش ہوئی کہ اچانک اسے ایک خلائی مددگار مل گیا تھا۔ اُڑن طشتری کے سٹاف کو



ٹھکانے لگانا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ تھیوسانگ نے کہا

"اوٹاشا! میں آج ہی پو پھٹے اس جزیرے سے اپنی چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر ساحل پر جاؤں گا۔ اور وہاں سے اپنے دو مددگار ساتھیوں کو یہاں لے آؤں گا۔ تم ان پر اعتماد کر سکتی ہو۔ وہ ہماری مدد کریں گے"

اوٹاشا کہنے لگی۔

"کہیں وہ ہمیں دھوکہ تو نہیں دے جائیں گے؟"

تھیوسانگ نے اوٹاشا کو پھر پورا یقین دلایا۔ کہ اس کے دوست کبھی دھوکہ نہیں دیں گے۔ اوٹاشا مان گئی۔ اس نے تھیوسانگ سے دوسرے روز دوپہر کے بعد اسی درخت تلے آنے کا وعدہ کیا اور واپس چلی گئی۔

اوٹاشا سیدھی ویران محل میں آ گئی۔ جہاں نالا پہلے سے لیبارٹری میں لاش کے پاس بیٹھی تھی۔ لاش کو اس نے ابھی ابھی ایک انجکشن دیا تھا۔ یہ اس کی ڈیوٹی تھی کہ وہ ہر آدھ گھنٹے بعد لاش کو انجکشن دے گی۔ اوٹاشا کو دیکھ کر اس نے سکھ کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"مجھے تو تمہاری فکر لگ گئی تھی۔ کیا ہوا؟ کیا خلائی آدمی تمہیں ملا؟"

اوٹاشا نے نٹالا کو وہ ساری باتیں بتا دیں جو اس کے اور تھیو سانگ کے درمیان ہوئی تھیں۔ نٹالا کہنے لگی۔

"یہ تو ٹھیک ہے کہ تھیو سانگ خلائی آدمی ہے اور ہماری مدد کرنا چاہتا ہے۔ وہ خود بھی مفرور ہے اور اپنے سیارے پر جانا چاہتا ہے مگر اس کے دوست زمین کے رہنے والے ہیں کہیں دغا نہ کریں"

اوٹاشا نے کہا۔

"تھیو سانگ نے یقین دلایا ہے کہ اس کے دوست بڑے وفادار ہیں۔ اور ہماری مدد کریں گے۔ اور پھر نٹالا ہم اُڑن طشتری پر قبضہ نہیں کر سکتے۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ دوستوں کی ضرورت ہے۔ بہر حال لیزر گن ہمارے پاس ہو گی اگر ان زمین کے آدمیوں نے کسی وقت ہمیں دھوکہ دینے کی کوشش کی تو ہم انہیں اسی وقت ہلاک کر دیں گی"



دوسری طرف تھیو سانگ نے بھی عنبر ناگ کو ساری خبر جا کر دے دی۔ دوپہر تک وہ بیٹھے اڑن طشتری پر قبضے کا پروگرام تیار کرتے رہے۔ دوپہر کے بعد وعدے کے مطابق تھیو سانگ نے عنبر ناگ کو ساتھ لیا اور خاص درخت کی طرف چل پڑا۔ مادیا بلی کو انہوں نے وہیں درخت پر بیٹھے رہنے کا اشارہ کر دیا تھا۔

اوٹاشا ٹھیک وقت پر درخت کے پاس آگئی۔

تھیو سانگ نے عنبر اور ناگ کا اس سے تعارف کرایا۔ اوٹاشا گھور کر عنبر اور ناگ کو دیکھنے لگی۔ تھیو سانگ نے کہا۔

"اوٹاشا بہن! یہ میرے بہترین زمینی دوست ہیں۔ تم ان پر بھروسہ کر سکتی ہو!"

عنبر اور ناگ نے بھی اوٹاشا کو تھیو سانگ کی وساطت سے یقین دلایا کہ وہ اس کے بھائی ہیں اور ان پر اعتبار کرے۔ عنبر اور ناگ جان بوجھ کر اوٹاشا کی خلائی زبان میں بات نہیں کر رہے تھے۔ وہ اپنی زمینی زبان میں بولتے اور تھیو سانگ اس کا ترجمہ کر کے اوٹاشا کو بتاتا۔

اوٹاشا نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ میں نے نتالا کے ساتھ مل کر ساری سکیم تیار کر لی ہے۔ ہم آج رات اُڑن طشتری پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ آج رات بھی ہماری ویران محل کی لیبارٹری میں ڈیوٹی ہو گی۔ اسکیم یہ ہے کہ میں آدھی رات کو ویران محل کی لیبارٹری سے نکل کر اُڑن طشتری کی طرف آؤں گی۔ اور پہرے پر موجود خلائی سپاہی کے پاس آکر اسے کہوں گی کہ میں نے محل کی جانب ایک جاسوس کو دیکھا ہے۔ میں اسے اپنے ساتھ محل کی طرف لے جاؤں گی۔ اور اندھیرے میں اس کا کام تمام کر دوں گی۔ میری سہیلی نتالا ویران محل سے بھاگتی ہوئی اُڑن طشتری کی طرف آئے گی اور شور مچا دے گی۔ کہ لیبارٹری کی طرف دشمن کے آدمیوں نے اوٹاشا کو ہلاک کر دیا ہے۔ اُڑن طشتری سے ہمارے خلائی آدمی اُتر کر محل کی طرف جائیں گے۔ اس وقت تم لوگوں کا کام یہ ہوگا کہ انہیں اترتے ہی گھات لگا کر ڈھیر کر دو۔



اس کے بعد میں اُڑن طشتری کا دروازہ کھلوا کر اوپر جانے کی کوشش کروں گی۔ یہ میری اسکیم ہے۔ آگے جو ہوگا دیکھا جائے گا۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"اس کے لیے ہمیں لیزر گنوں کی ضرورت ہو گی۔"

اوٹاشا بولی۔

"وہ میں شام کے وقت اسلحہ خانے سے نکال کر یہاں درخت کے نیچے چھپا جاؤں گی۔ اب تم لوگ جاؤ اور آدھی رات کو تیار رہنا یاد رہے ویران محل کی طرف سے میں خود نکل کر اُڑن طشتری کی طرف آؤں گی۔ باقی تم کو سب کچھ بتا دیا گیا ہے۔"

اوٹاشا چلی گئی۔ عنبر ناگ اور تھیوسانگ آپس میں مشورہ کرنے لگے۔ ناگ نے کہا۔

"میں سانپ بن کر بھی ان خلائی لوگوں کو ختم کر سکتا ہوں۔"

تھیوسانگ بولا۔

"اس میں خطرہ ہے۔ ہو سکتا ہے ان کو ڈسنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سے تمہارے اوپر کوئی کیمیاوی ردِّ عمل ہو
جائے۔ ہمیں اسی طرح کرنا چاہیے جس طرح
اوٹاشا نے ہمیں بتایا ہے۔"

عنبر ناگ اور تھیوسانگ جزیرے کے جنوبی ساحل
کی طرف چلے گئے۔

دوپہر کو تھیوسانگ چھپتا چھپاتا درخت کے پاس آیا تو اُ
وہاں پتوں کے نیچے تین لیزر گنیں ملیں۔ اس نے ا
اُٹھا لیا اور عنبر ناگ کو جا کر ایک ایک گن دے
دی، ایک گن اس نے خود اپنے پاس رکھ لی۔ ا
وہ بے تابی سے آدھی رات ہونے کا انتظا
کرنے لگے۔

دوپہر گزر گئی۔ پھر سورج سمندر میں غرو
ہو گیا۔ جزیرے پر اندھیرا چھانے لگا۔ آہس
آہستہ رات نے اپنے ڈیرے لگا لیے اور جزیر
کے درختوں پر بولتی چڑیاں بھی خاموش ہو
گئیں۔ ایک ویران اور دہشت ناک خاموشی چا
طرف چھا گئی۔

عنبر ناگ اور تھیوسانگ اسی درخت کے پا
گھات لگا کر بیٹھ گئے۔ ان کی آنکھیں اُڑن طشتر



ی کی ایک طرف ویران محل کو جاتے دروازے پر لگی تھیں۔
چاند آسمان پر زرد ہو کر چمک رہا تھا۔ اس کی
دھیمی پُراسرار روشنی میں جزیرے کا ماحول مزید
ڈراؤنا سا لگ رہا تھا۔

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



# آدھی رات کو حملہ

آدھی رات کا وقت آگیا۔

عنبر ناگ اور تھیوسانگ کی آنکھیں ویران محل کے دروازے کی طرف جمی ہوئی تھیں۔ پھر اسکیم کے مطابق انہوں نے اوٹاشا کو ویران محل کے پرانے دروازے سے نکل کر آتے دیکھا۔ اوٹاشا تیز تیز قدموں سے آرہی تھی۔ جیسے کچھ گھبرائی ہوئی ہو۔

عنبر نے آہستہ سے کہا۔

"اوٹاشا نے اپنا کام شروع کر دیا ہے"

عنبر ناگ اور تھیوسانگ کے ہاتھوں میں لیزر گنیں تھیں۔ انہوں نے ان پر اپنی گرفت مضبوط کر دی۔ اوٹاشا تیز تیز چلتی اُڑن طشتری کے باہر پہرہ دیتے سپاہی کے پاس آئی۔ اس سے کچھ باتیں کیں تو وہ لیزر گن کو سیدھا کرتا اس کے ساتھ ساتھ چل پڑا۔ دونوں ویران محل کے سایوں میں گم ہو گئے۔ چند



سیکنڈ بعد تھیوسانگ اور عنبر ناگ نے ویران محل کے کھنڈر میں ایک روشنی سی چمکتی دیکھی جو فوراً بجھ گئی۔ تھیوسانگ بولا۔

"اوٹاشا نے لیزر گن کے فائر سے خلائی سپاہی کا کام تمام کر دیا ہے"

اتنے میں اوٹاشا کی سہیلی نٹالا ویران محل کے دروازے سے بھاگتی ہوئی اُڑن طشتری کی طرف آئی۔ اور اس نے اپنی خلائی زبان میں چلا چلا کر آوازیں دینا شروع کر دیں۔ وہ اُڑن طشتری میں آرام کرتے اپنے ساتھیوں کو بلا رہی تھی۔

ایک دم سے اُڑن طشتری کی کھڑکیوں میں روشنی ہو گئی اور دروازہ کھل گیا۔ سیڑھی نیچے کھسک آئی۔ اوپر ان کا چیف سائنسدان اپنے آدمیوں کے ساتھ کھڑا تھا۔

نٹالا نے نیچے سے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"لیبارٹری کی جانب زمین کی مخلوق نے حملہ کر دیا ہے۔ انہوں نے ہمارے سپاہی کو مار ڈالا ہے"

خلائی مخلوق تیزی سے لیزر گنیں تھامے سیڑھیوں سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اُٹھ کر نٹالا کے ساتھ ویران محل کی طرف جانے لگی۔ نٹالا جان بوجھ کر ان سے ذرا ہٹ کر چل رہی تھی۔ وہ عنبر ناگ، تھیوسانگ کو حملے کا موقع دے رہی تھی۔ عین اسی وقت عنبر ناگ اور تھیوسانگ چھلانگیں لگا کر درختوں سے نکل کر باہر آئے اور ایک دم سے ریت پر لیٹ کر انہوں نے خلائی آدمیوں پر فائرنگ شروع کر دی۔ خلائی آدمیوں میں سے تین وہیں جل کر راکھ ہو گئے۔ باقیوں نے واپس گھوم کر عنبر ناگ پر فائرنگ کی تو نٹالا چھلانگ لگا کر دور زمین پر اوندھے منہ لیٹ کر ان پر فائرنگ کرنے لگی۔ دوسری طرف سے اوٹاشا بھی گن لیے آگئی۔ دیکھتے دیکھتے سارے خلائی آدمی لیزر گنوں کی شعاعوں کی زد میں آکر شعلے بن کر اُڑ گئے۔

اس وقت اُڑن طشتری میں دو خلائی آدمی موجود تھے۔ انہوں نے بھی کھڑکیوں میں سے نٹالا، اوٹاشا اور عنبر ناگ پر فائر کھول دیا۔ اوٹاشا نے چلا کر کہا۔

"تھیوسانگ! نٹالا! درختوں کی طرف بھاگو۔"

"پیچھے بھاگ چلو۔ جلدی کرو۔"

وہ سب اُٹھ کر جزیرے کے جنوب کی طرف



بھاگے اور جنگل میں ایک جگہ آکر رک گئے۔ جہاں لیزر شعاعیں نہیں پہنچ سکتی تھیں۔ اوٹاشا کا سانس پھولا ہوا تھا۔ اس نے کہا۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میرا خیال تھا یہ دو آدمی بھی اُڑن طشتری سے باہر ہوں گے۔"

نٹالا سانس لیتے ہوئے بولی۔

"ہمیں اُڑن طشتری کے پیچھے کی جانب سے حملہ کرنا چاہیے۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"کیا باقی کے سب دشمن ختم ہو گئے ہیں؟"

اوٹاشا بولی۔

"ہاں اس وقت صرف دو آدمی اُڑن طشتری میں ہیں۔ میں نے پورا حساب لگا لیا تھا۔"

عنبر کے منہ سے ان ہی کی زبان میں نکل گیا۔

"ہم کو وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔"

اپنی خلائی زبان میں بات کرتے دیکھ کر نٹالا اور اوٹاشا نے چونک کر عنبر کی طرف دیکھا۔ اوٹاشا نے اپنی گن کا منہ تھیوسانگ کی طرف پھیر دیا۔ اوٹاشا نے چلا کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"تم ہماری زبان کیسے جانتے ہو۔ کون ہو تم؟"

اب عنبر کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ تھیبو سامگر بیچ میں آگیا۔ اس نے ہاتھ اوپر اٹھا لیے اور کہا۔

"اوٹاشا! اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ میرے دوست اگرچہ زمین ہی کی مخلوق ہیں۔ مگر اِن کے پاس ایک ایسا طلسم ہے کہ جس کی مدد سے یہ دنیا اور خلا کی ہر مخلوق کی زبان سمجھ اور بول لیتے ہیں۔ یقین کرو۔ یہ ہمارے ساتھی ہیں۔ ہمارے وفادار ہیں۔"

اوٹاشا نے نٹالا کی طرف دیکھا۔ نٹالا نے کہا۔

"اوٹاشا! ہم نے اپنی کشتیاں جلا ڈالی ہیں اب ہمیں ان پر اعتبار کرنا ہی پڑے گا۔"

عنبر نے بڑی نرم آواز میں ان ہی کی زبان میں کہا۔

"بہن اوٹاشا! میرا نام عنبر ہے۔ میرے اس دوست کا نام ناگ ہے۔ ہماری ایک بہن ماریا بھی ہے جو جادو کے زور سے بلی بنا دی گئی ہے۔ ہماری دنیا میں جادو بہت ہوتا ہے۔ ہم اسی جادو کے زور سے تمہاری زبان سمجھ لیتے ہیں۔"

اوٹاشا کی آنکھوں میں ابھی تک شک کی پرچھائیاں تھیں۔



اس نے کہا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا۔ میں خود بھی مر جاؤں گی مگر تم دونوں کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ تم مجھے اپنے جادو کا ثبوت پیش کرو۔ میں تمہارے جادو کو نہیں مانتی۔ تم ضرور ہمارے ہی سیارے کی مخلوق ہو۔ اور پہلے سے اس جزیرے پر موجود تھے۔ تم جاسوس ہو۔"

عنبر نے ناگ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"جادو کا ثبوت میرا دوست ناگ تمہیں دے گا۔ تمہاری آنکھوں کے سامنے یہ اپنی شکل تبدیل کرے گا۔"

ناگ نے مسکرا کر اوٹاشا کی طرف دیکھا اور کہا۔

"میں اپنا جسم جادو کے زور سے تبدیل کر رہا ہوں۔ تم دیکھتی رہنا۔"

ناگ نے سانس اوپر کھینچا اور اوٹاشا اور نٹالا کی آنکھوں کے سامنے وہ انسان سے ایک بہت بڑا سانپ بن گیا جو اپنا پھن اُٹھائے لہرا رہا تھا۔ نٹالا اور اوٹاشا ڈر کر پیچھے ہٹ گئیں۔ ناگ فوراً انسانی شکل میں واپس آ گیا۔ عنبر نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"اوٹاشا بہن! اب تو تمہیں یقین آ گیا ہو گا کہ ہم محض اپنے جادو کی وجہ سے تمہاری خلائی زبان بول لیتے ہیں۔ ہمارا تمہارے سیارے کی مخلوق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

اوٹاشا اور نٹالا نے ایسا جادو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ کہ ایک جیتا جاگتا انسان اپنی جون بدل کر انسان سے سانپ بن جائے۔ ان کی حیرت ابھی تک کم نہیں ہوئی تھی۔ مگر انہیں یقین آ گیا تھا کہ عنبر اور ناگ واقعی جادوگر ہیں۔ تھیوسانگ کہنے لگا۔

"اب ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے اور اور اڑن طشتری میں موجود دشمن خلا بازوں سے نمٹنے کی کوئی ترکیب نکالنی چاہیئے۔"

اوٹاشا اور نٹالا نے اپنی لیزر گنیں اپنی پیٹی کے ساتھ لٹکا لیں۔ وہ عنبر ناگ اور تھیوسانگ کو ساتھ لے کر درختوں اور جھاڑیوں میں سے گزر کر اڑن طشتری کے عقب میں آ گئے۔ چاندنی پھیکی ہوتی جا رہی تھی۔ کیونکہ چاند سمندر پر جھکتا جا رہا تھا۔ اڑن طشتری ان سے تھوڑی ہی دور ریت کے چھوٹے سے میدان میں



اپنے تین چمکیلے پاؤں پر کھڑی تھی۔ اس کی سیڑھی اوپر اٹھالی گئی تھی۔ اب اس کی کسی بھی کھڑکی میں روشنی نہیں ہو رہی تھی۔ اوٹاشا نے کہا۔

"دونوں دشمن پوری طرح ہوشیار ہیں۔ انہوں نے جان بوجھ کر بتیاں گل کر دی ہیں۔"

عنبر نے پوچھا کہ ان کے پاس کس قدر اسلحہ اور خوراک ہو گی؟ اوٹاشا کہنے لگی۔

"ہم لوگ خوراک کے لیے گولیاں استعمال کرتے ہیں۔ ایک گولی ہمیں ایک ہفتے تک کھانے اور پینے سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ اڑن طشتری میں اتنی غذائی گولیاں ہیں۔ کہ یہ دونوں آدمی سو سال تک اندر زندہ رہ سکتے ہیں۔ اسلحہ بھی ان کے پاس موجود ہے۔ لیزر شعاعوں کی گن کو یہ ایٹمی ری ایکٹر کی مدد سے دوبارہ چارج کر سکتے ہیں۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"ایٹمی ری ایکٹر اڑن طشتری کی اوپر والی منزل کے کونے میں ہی ہے؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ثالا نے کہا۔

"تم خلائی انسان ہو۔ تم نے ٹھیک کہا۔ مگر ہم بیٹی ری ایکٹر کو تباہ نہیں کر سکتے۔ اگر اسے تباہ کر دیا تو ہم اُڑن طشتری کو یہاں سے نکال کر نہیں لے جا سکیں گے۔"

عنبر نے کہا۔

"تمہارے خیال میں اب ہمیں کیا حکمتِ عملی اختیار کرنی چاہیئے۔ اوٹاشا؟"

اوٹاشا گھاس پر اس طرح لیٹی تھی جیسے سپاہی گھات لگا کر بیٹھتا ہے۔ اس نے اُڑن طشتری کی طرف نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔ دونوں خلائی آدمی اُڑن طشتری سے باہر نہیں نکلیں گے اور ہم اس کے اندر نہیں جا سکتے۔ ہو سکتا ہے۔ وہ اُڑن طشتری کو اُڑا کر لے جائیں۔ لیکن ابھی تک انہیں یقین ہے کہ ان کے ساتھی ویران محل میں زندہ ہیں۔ اور اُڑن طشتری کی طرف ضرور واپس آئیں گے۔"

ثالا کہنے لگی۔



"ممکن ہے وہ ہمارا بھی انتظار کر رہے ہوں۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ تم دونوں نے بغاوت کی ہے۔ اب وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے انتظار میں ہوں گے۔ لیکن وہ زیادہ دیر انتظار نہیں کریں گے۔ میرا خیال ہے ہمیں بہت جلدی کوئی ایکشن لے لینا چاہیئے ورنہ اُڑن طشتری اُڑ جائے گی اور ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔"

ناگ بولا۔

"تھیوسانگ! تم کسی طرح اُڑن طشتری کے پاس رینگ کر جاؤ اور اسے انگلی سے چھو کر چھوٹا بنا دو۔ دونوں آدمی اندر اپنے آپ پس جائیں گے۔"

تھیوسانگ چونک کر بولا۔

"ارے ہاں۔ یہ ترکیب بھی آزما کر دیکھنی چاہیئے میرا اس طرف دھیان ہی نہیں گیا تھا۔"

اوٹاشا اور ثالا نے تعجب سے تھیوسانگ کی طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



دیکھا۔ اوٹاشا نے تھیوسانگ سے پوچھا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟"

تھیوسانگ نے اوٹاشا کو بتایا کہ اس کے پاس ایک ایسی خفیہ طاقت ہے کہ اگر وہ ارادہ کر کے اپنی انگلی کسی شے یا آدمی کو لگا دے تو وہ شے یا آدمی بالکل چھوٹا سا ہو جاتا ہے۔

"لیکن ہو سکتا ہے تم لوگوں کے جسم کے کیمیاوی مادے اور تمہاری اڑن طشتری کی تابکاری میری سکیم کو ناکام بنا دے"

عنبر نے کہا۔

"اوٹاشا تمہارے پاس ہے۔ تم تجربہ کر کے دیکھ لو"

اوٹاشا نے فوراً کہا۔

"نہیں نہیں۔ میں اپنے پر یہ تجربہ نہیں ہونے دوں گی"

اب نٹالا بولی۔

"یہ تجربہ بہت ضروری ہے۔ تھیوسانگ! تم مجھ پر تجربہ کر کے دیکھو"

تھیوسانگ بھی تیار ہو گیا۔ اس نے اپنے دل میں



ارادہ کیا اور اپنی انگلی نٹالا کے بازو سے لگا دی۔ مگر کچھ نہ ہوا۔ نٹالا چھوٹی نہ ہوئی۔ تھیوسانگ نے دو تین بار کوشش کی مگر ناکام رہا۔ پھر اس نے نٹالا کی لیزر گن کو انگلی سے چھو کر اسے چھوٹا بنانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا۔

آہ بھر کر بولا۔

"میرا شبہ درست نکلا۔ نٹالا اور اوٹاشا اس قسم کی خلائی مخلوق ہے کہ جن پر میری انگلی کا اثر نہیں ہو سکتا۔ ان کے پاس جو لیزر گن کی دھات ہے اس پر بھی میری انگلی کا لمس بیکار ہے۔ اڑن طشتری کو میں چھوٹا نہیں کر سکتا۔ ہمیں کوئی دوسری ترکیب نکالنی پڑے گی"

اب ناگ بولا۔

"تو پھر ایک ہی ترکیب ہے کہ میں اپنی شکل سانپ یا چڑیا کی صورت بنا کر طشتری کی چھت والے پائپ کے ذریعے اندر جا کر دونوں خلا بازوں کو ہلاک کر دوں"

یہاں اوٹاشا نے کہا۔

"ہمارے سیارے کی مخلوق پر سانپ کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ذہر کا اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ ہم پر کسی قسم کے ذہر کا بھی اثر نہیں ہوتا۔ ہمیں آگ ہی بھسم کر سکتی ہے۔ اور وہ بھی لیزر کی تیز شعاع کی آگ جس میں آگ کے عام شعلے کے مقابلے میں کئی لاکھ گنا زیادہ گرمی اور شدت ہوتی ہے۔"

عنبر نے سوچا کہ ہو سکتا ہے اس کی طاقت یہاں کام آ سکے۔ لیکن ناگ بولا۔

"میں اڑن طشتری کے اندر جا کر کسی کو ڈسوں گا نہیں۔ بلکہ کوشش کروں گا کہ چھپ کر دوبارہ انسانی شکل اختیار کروں۔ اور پھر پیچھے سے دونوں خلا بازوں پر لیزر گن سے فائر کر دوں۔ میں ایک لیزر گن اپنے ساتھ لے جاؤں گا"

عنبر نے کہا۔

"یہ ٹھیک رہے گا۔ مگر اس میں تمہاری جان جانے کا خطرہ ہے۔"

ناگ کہنے لگا۔

"اس قسم کے خطرے تو ہم ہمیشہ مول لیتے ہی رہے ہیں۔ یہ کوئی بات نہیں ہے تم ایک ——



لیزر گن میرے بازو کے ساتھ باندھ دو۔ میں ابھی اندر جانے کی کوشش کرتا ہوں۔"

نٹالا اور اوٹاشا ناگ کی طرف دیکھنے لگیں۔ عنبر نے اپنی لیزر گن ناگ کے بازو کے ساتھ باندھ دی۔ ناگ ذرا پرے ہٹ گیا۔ اس نے سانس اندر کی طرف کھینچا۔ اوٹاشا اور نٹالا آنکھیں کھولے حیرت سے ناگ کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ناگ ایک چڑیا بن گیا۔ ظاہر ہے لیزر گن بھی اس کے ساتھ ہی بہت ہی چھوٹے سائز کی ہو کر بازو کے ساتھ ہی بندھی ہوئی تھی۔

ناگ نے اڑان بھری اور دھیمی چاندنی رات میں پرواز کر کے اڑن طشتری کی طرف اڑ گیا۔ اس نے اڑن طشتری

"غیبی لاش" عنبر ناگ ماریا کا نمبر ۱۲۵ خاص نمبر ہوگا۔
صفحات تقریباً ۴۰۰ سے زائد، قیمت -/۲۴ روپے
اگست ۱۹۸۶ میں شائع ہوگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کے اوپر آکر ایک چکر لگایا پھر اس کی چھت سے نکلے ہوئے پائپ پر بیٹھ گیا۔ اس نے جھانک کر نیچے دیکھا نیچے کمرے کے فرش پر بہت ہی ہلکی روشنی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ لیباٹری میں کوئی نہیں۔ اگر اڑن طشتری میں صرف دو خلا باز ہی رہ گئے تھے تو وہ اُڑن طشتری کے دروازے والی سائیڈ میں مورچہ سنبھالے بیٹھے تھے۔

ناگ پائپ میں غوطہ لگا کر کمرے میں آگیا۔

کمرے میں آتے ہی وہ تیزی سے دیوار کے ساتھ لگ گیا۔ اب اس نے اپنی چھوٹی چھوٹی چڑیا کی آنکھوں سے کمرے کا جائزہ لیا۔ لیباٹری خالی تھی۔ دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا۔ ناگ اُڑنے کی بجائے فرش پر پھدکتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا۔

دوسری طرف اسے ایک لمبوترا بیضوی کمرہ نظر آیا۔ یہاں بھی کوئی نہیں تھا۔ وہ دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا اس بیضوی کمرے کے سامنے والے دروازے میں آیا تو اسے دو آدمیوں کے خلائی زبان میں باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں۔

ناگ جلدی سے دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔



اس نے اپنی ننھی سی چونچ باہر نکال کر دیکھا کہ دونوں خلا باز دیوار والی گول کھڑکی کے شیشے کے ساتھ لگے سٹولوں پر بیٹھے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی لیزر گنیں تھیں۔ اور ایک بڑی گن پاس ہی کاؤنٹر پر پڑی تھی۔ ناگ غور کرنے لگا کہ اسے اس وقت کیا حکمت عملی اختیار کرنی چاہیئے۔ اس سے بہتر موقع اسے نہیں مل سکتا تھا۔ لیزر گن ناگ کے پاس تھی

وہ کمرے میں ایک دو قدم پیچھے آگیا۔ اس نے سانس کھینچ کر انسانی شکل بدلی۔ پھر بازو پر بندھی لیزر گن اتار کر ہاتھ میں پکڑ لی۔

وہ پھونک پھونک کر قدم رکھتا دروازے کی طرف بڑھا۔ جونہی اس کا ہاتھ دروازے پر لگا۔ اڑن طشتری میں خطرے کا الارم یعنی ایک نیلا بلب جلنے بجھنے لگا۔

دونوں خلا باز ایک دم فرش پر لیٹ گئے اور انہوں نے دروازے کی طرف فائر جھونک دیا۔

ناگ گھبرا کر پیچھے کو دوڑا۔ اس نے بھی پلٹ کر فائر کیا۔ دونوں خلا باز اب تیز تیز بول رہے تھے۔ اور ایک دوسرے کو ہوشیار کر رہے تھے۔ ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



طرح سے ناگ وہاں پھنس گیا تھا۔ مگر وہ اُڑن طشتری پر ہر حالت میں قبضہ کرنے کا عزم لے کر اس میں داخل ہوا تھا۔

فائرنگ رک گئی تھی۔ شاید دونوں خلا باز کوئی چال چلنے والے تھے۔ ناگ اُڑن طشتری کے اندر کے نظام سے واقف نہیں تھا۔ وہ بھاگ کر لیباٹری میں آگیا تاکہ اگر جان کا خطرہ ہو تو چڑیا بن کر پائپ میں سے نکل جائے۔

اسے قدموں کی ہلکی ہلکی چاپ سنائی دی۔ ایک خلا باز اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ناگ دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔ قدموں کی چاپ رک گئی۔ ناگ نے ایک دم دروازہ کھولا اور دونوں ہاتھوں میں گن لے کر پوزیشن بناتے ہوئے فائر جھونک دیا۔

سامنے صرف ایک ہی خلا باز تھا۔ ناگ کا حملہ اس قدر اچانک تھا کہ خلا باز اپنی لیزر گن کا بٹن بھی نہ دبا سکا اور ناگ کی گن کے شعلے نے اس کے جسم سے ٹکرا کر اسے وہیں بھسم کر دیا۔

ناگ کو دوسرے کمرے میں کسی کے دوڑنے کی آواز آئی۔ ناگ چھلانگ لگا کر دوسرے کمرے میں



آگیا۔ اس نے ایک خلا باز کو سٹیل کی سیڑھیاں پھلانگتے دیکھا۔ ناگ نے فائر کر دیا۔ مگر خلا باز نیچے غائب ہو گیا تھا۔ ناگ نے بھی نیچے چھلانگ لگا دی۔ نیچے ایک کونے میں ایلومونیم اور کسی سٹین لیس سٹیل کی دھات کا ایک بڑا چوکور ڈبہ پڑا تھا جس میں کئی ڈائیل لگے تھے۔

خلا باز اس کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ اس نے ناگ پر پیچھے سے فائر کیا۔ مگر ناگ پہلے ہی اچھل کر فرش پر لیٹ کر پھسلتا ہوا دوسری طرف دیوار کے ساتھ جا لگا۔ اور اس نے چوکور مشین کے پیچھے خلا باز کو دیکھتے ہی فائر کر دیا۔ خلا باز نے ناگ پر فائر کیا مگر اس کا ہاتھ اوپر کو اٹھ گیا تھا۔ اس کا فائر چوکور ڈبے کے ایک کونے پر پڑا۔ چوکور ڈبے کی مشین میں سے سرخ اور نیلا شعلہ نکلا اور پھر اس میں سے ہلکی ہلکی آواز آنے لگی۔

اس دوران میں ناگ نے آخری فائر کر کے خلا باز کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ کیونکہ یہ خلا باز اس کی زد میں آگیا ہوا تھا۔

ناگ نے سارے کمروں کو گھوم پھر کر دیکھا۔ وہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اب کوئی نہیں تھا۔ وہ اُڑن طشتری کے دروازے کے پاس آ گیا۔ یہاں ایک ہتھی اوپر کو اٹھی ہوئی تھی ناگ نے ہتھی کو نیچے گرا دیا۔ اُڑن طشتری کے دروازے کے اوپر روشنی ہو گئی۔ دروازہ کھلا اور ایک سیڑھی اپنے آپ نیچے کھسکنے لگی۔

اوٹاشا، نٹالا، تھیوسانگ اور عنبر جھاڑیوں میں چھپے تھے۔ ان کی نگاہیں اُڑن طشتری پر لگی تھیں۔ اوٹاشا نے دروازہ کھلتے اور سیڑھی نیچے آتی دیکھی تو چلّا کر کہا۔

"ناگ نے قبضہ کر لیا ہے۔"

ناگ دروازے میں فاتحانہ انداز میں کھڑا بازو زور زور سے ہلا رہا تھا۔ اوٹاشا، نٹالا تھیوسانگ اور عنبر بھاگ کر اُڑن طشتری کی طرف گئے۔ عنبر نے ناگ کو گلے لگا لیا۔

"تم نے بہت بڑا معرکہ مارا ہے ناگ!"

ناگ نے اوٹاشا کو بتایا کہ اندر دو ہی خلا باز تھے جن کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اوٹاشا کے کان کھڑے ہو گئے۔ اسے مشین کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس نے ناگ سے کہا۔

"تم ایٹمی ری ایکٹر والے کمرے میں بھی گئے



تھے؟"

ناگ نے کہا۔

"معلوم نہیں کونے میں ایک چوکور مشین ضرور پڑی تھی۔ ہمارے ساتھی کا ایک فائر اس مشین کے کونے پر لگا تھا۔ اس میں سے سرخ اور نیلا شعلہ نکل کر اپنے آپ ہی بجھ گیا۔"

نٹالا اور اوٹاشا تیزی سے اس کمرے کی طرف بھاگیں۔ عنبر ناگ اور تھیوسانگ بھی اس کے پیچھے دوڑے۔

اوٹاشا نے چوکور مشین پر آگ بجھانے والے پائپ سے گیس کی پھوار پھینکی۔ مشین میں سے آواز آنا بند ہو گئی۔ اوٹاشا نے نٹالا کی طرف ناامیدی سے دیکھا۔ پھر تھیوسانگ سے کہنے لگی۔

"ایٹمی ری ایکٹر کا ایک اہم حصہ تباہ ہو گیا ہے۔"

تھیوسانگ تو سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔ کیونکہ یہی وہ ایٹمی ری ایکٹر تھا جس میں پیدا ہونے والی توانائی سے اُڑن طشتری خلا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



میں پرواز کرتی تھی۔

عنبر اور ناگ بھی کچھ پریشان سے ہو گئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ ایٹمی ری ایکٹر ناکارہ ہو چکا ہے۔ اوٹاشا اور شالا ری ایکٹر کو جھک کر دیکھ رہی تھیں۔ نھیوسانگ بھی ان کے قریب آ گیا۔

"نیوکلر بھٹی کے نیوکلس کو تو نقصان نہیں پہنچا؟"

اوٹاشا نے گردن ہلا کر کہا۔

"نیوکلر بھٹی کا نیوکلس تو محفوظ ہے مگر توانائی پیدا کرنے والا ری ایکٹر جل گیا ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"تو کیا یہ اُڑن طشتری خلاء میں سفر نہ کر سکے گی؟"

شالا کہنے لگی۔

"جب تک ایٹمی ری ایکٹر کی مرمت نہیں ہو گی یہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی اوپر نہ اٹھ سکے گی۔"

ناگ بولا۔

"مجھے افسوس ہے کہ ایسا ہوا۔ لیکن وہ خلا باز بھاگ کر اس کے پیچھے چھپ گیا تھا اور



اسی کے غلط نشانے کی وجہ سے لیزر کی شعاع ایٹمی ری ایکٹر کے کونے پر پڑ گئی۔"

اوٹاشا نے کہا۔

"ناگ بھائی! اس میں تیرا کوئی قصور نہیں جہاں فائرنگ ہو رہی ہو وہاں ایسا ہو جاتا ہے۔"

عنبر نے پوچھا کہ ایٹمی ری ایکٹر کی مرمت میں کتنے دن لگ جائیں گے؟

اوٹاشا نے جواب دیا۔

"ابھی اس کا درست اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ لیکن نقصان کو دیکھ کر لگتا ہے کہ کم از کم چھ ماہ ضرور لگ جائیں گے۔"

سب خاموش ہو گئے۔ اوٹاشا نے ان کی ہمت بندھاتے ہوئے کہا۔

"نا امید ہونے کی ضرورت نہیں دوستو! ہم ری ایکٹر کی مرمت کرنے اور اسے پھر سے چالو کرنے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ اس وقت تو ہمیں ناگ کو مبارک باد دینی چاہیے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کہ اس نے اُڑن طشتری کے قلعے کو فتح کر لیا۔"

سب نے ناگ کو مبارک باد دی۔ ناگ نے کہا۔

"لیکن ایٹمی ری ایکٹر کے ناکارہ ہونے کا مجھے افسوس ہے۔"

"یہ ہم ٹھیک کر لیں گی۔"

اوٹاشا نے ناگ کے کاندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے مسکرا کر کہا

O



# بجلی کی کڑک

اُڑن طشتری پر قبضہ مکمل ہو گیا تھا۔

عنبر ناگ نے ماریا بلی کو بھی جنگل کے درخت سے اُڑن طشتری میں پہنچا دیا۔ ماریا بلی کا اوٹاشا اور ثالا دونوں خلائی لڑکیوں سے تعارف کروایا گیا۔ ماریا ان کی باتیں سمجھ رہی تھی مگر خود کوئی بات نہیں کر سکتی تھی۔ اُسے اُڑن طشتری پر قبضے کی بڑی خوشی تھی مگر اپنی بے بسی کا سخت افسوس تھا کہ وہ ابھی تک طلسم کی زد میں تھی۔

تھیوسانگ، اوٹاشا اور ثالا نے ایٹمی ری ایکٹر کی مرمت کا کام شروع کر دیا۔ وہ سارا دن ری ایکٹر روم میں مشین کی مرمت میں مصروف رہتیں۔ تھیوسانگ بھی ان کی مدد کر رہا تھا۔ عنبر ناگ جزیرے میں گھوم پھر کر حالات کا جائزہ لیتے رہتے کہ وہاں باہر سے تو کوئی نہیں آ رہا۔ ماریا بلی کو کھول دیا گیا تھا۔ وہ بھی جنگل میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ادھر اُدھر گھومتی پھرتی تھی۔

اوٹاشا نے ایک روز ویران محل کے تہہ خانے میں جا کر عنبر ناگ اور تھیوسانگ کو وہ خلائی لاش بھی دکھائی جس پر اس کے ساتھی خلاباز تجربہ کر رہے تھے۔

اوٹاشا نے کہا۔

"یہ لاش ہم نے بہت عرصہ پہلے یہاں لا کر رکھ دی تھی۔ تاکہ اس کرہ ارض کی خاص توانائی اس کے جسم میں جذب ہوتی رہے۔ اب ہم اس لاش کے اندر خاص قسم کے کیمیکلز داخل کر رہے تھے۔ تاکہ اِسے خاص وقت پورا ہو جانے کے بعد واپس اپنے سیارے پر لے جا سکیں۔"

عنبر نے پوچھا۔

"اس لاش پر تجربہ کس لیے کیا جا رہا تھا؟"

نٹالا کہنے لگی۔

"جس سیارے سے ہم آئے ہیں۔ وہاں ایک بیماری پھوٹ پڑی تھی۔ جس سے سیارے کے مردوں کی آنکھوں کی بینائی ختم ہو جاتی تھی۔



اس لاش کے مردہ جسم سے یہ لوگ ایک خاص قسم کا سفوف تیار کرنے والے تھے جس کے کھانے سے بیماری کا اثر زائل ہو جانے کا انہیں یقین تھا۔ مگر اب یہ لاش کبھی اوپر سیارے پر نہیں جائے گی۔"

ناگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں اِسے جلا دینا چاہیئے۔"

اوٹاشا نے لاش کو تابوت میں بند کروا دیا اور اس کا ڈھکنا بند کر کے بولی۔

"اِسے جلانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو ایک مُردہ لاش ہے۔ ہم نے انجکشن کے ذریعے اس کے جسم میں ایسے کیمیکلز اور الیکٹرون داخل کر دیئے ہیں۔ کہ یہ چند ہی روز میں اس تابوت کے اندر گل سڑ جائے گی۔"

یہ لوگ ویران محل کے تہہ خانے سے باہر آ گئے۔ انہیں اُڑن طشتری کے ایٹمی ری ایکٹر کو مرمت کرتے دس روز گزر گئے۔ اس دوران جزیرے پر باہر سے کوئی آدمی نہیں آیا تھا۔ یہ جزیرہ ویسے بھی غیر آباد اور ویران تھا۔ اس زمانے میں اتنی آبادی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



بھی نہیں ہوا کرتی تھی کہ لوگ شہروں کی گنجان آبادی سے گھبرا کر جزیروں کا رُخ کریں۔ شہروں کی آبادی بھی اتنی زیادہ نہیں ہوا کرتی تھی۔

لیکن ایک روز ایسا ہوا کہ جزیرے کے جنوبی ساحل کی طرف دُور سمندر میں ایک بادبانی جہاز نے آ کر لنگر ڈال دیا۔ اس جہاز پر بحری ڈاکو سوار تھے۔ بحری ڈاکوؤں کے سردار کے پاس ہیرے جواہرات سے بھرا ہوا لکڑی کا ایک صندوق تھا۔ یہ دولت اس نے لوٹ مار کر اکٹھی کی تھی۔ اس زمانے میں بحری ڈاکوؤں کے سرداروں میں یہ عام دستور تھا کہ جب ان کے پاس لوٹے ہوئے سونے چاندی اور ہیرے جواہرات کا کافی خزانہ جمع ہو جاتا تو وہ اسے کسی دور دراز ویران جزیرے پر جا کر کسی خاص جگہ دفن کر دیا کرتے تھے۔ دفن کرنے کے بعد وہ اس جگہ کا نقشہ بنا کر اپنے پاس رکھ لیتے اور ایک ظلم یہ کرتے کہ جن آدمیوں کے کاندھوں پر خزانے سے بھرا ہوا صندوق اٹھوا کر یہ سردار جزیرے میں لاتے تھے خزانے کو دفن کرنے کے بعد ان آدمیوں کو بھی قتل کر کے خزانے کے ساتھ ہی دبا دیتے تھے تاکہ وہ باہر جا کر کسی کو یہ نہ بتا سکیں کہ خزانہ فلاں جزیرے



میں دفن ہے۔

اس بحری ڈاکوؤں کے جہاز پر بھی ایک ڈاکو سردار سوار تھا اور وہ اپنا خزانہ اس ویران جزیرے میں دفن کرنے آیا تھا۔ اپنا جہاز اس نے سمندر میں دور کافی فاصلے پر کھڑا کیا تھا۔ ایک کشتی میں اس نے خزانے سے بھرا ہوا لکڑی کا صندوق لادا ساتھ میں خود بھی کشتی میں سوار ہوا۔ اور کشتی ساحل کی طرف آنے لگی۔ کشتی میں ڈاکوؤں کے سردار کے علاوہ دو ڈاکو بھی سوار تھے۔ ان ڈاکوؤں کو اپنے المناک انجام کی خبر نہیں تھی۔

اس وقت عنبر ناگ اور ماریا بلی اُڑن طشتری کے پاس ہی ریت پر بیٹھے آرام کر رہے تھے۔ اوٹاشا اور نٹالا دونوں خلائی لڑکیاں اُڑن طشتری کے اندر ایٹمی ری ایکٹر کی مرمت کے کام میں مصروف تھیں۔ عنبر ناگ اور ماریا بلی کو بھی خبر نہ ہو سکی کہ جزیرے کے مغربی ساحل کی جانب سمندر میں دور ایک بحری ڈاکوؤں کا جہاز آ کر رکا ہوا ہے اور ڈاکوؤں کا سردار کشتی میں خزانہ لیے جزیرے کی طرف بڑھتا رہا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اُڑن طشتری جزیرے کے شمال کی جانب تھی۔ انہوں نے اتنا ضرور کر دیا تھا کہ دس بارہ بڑے بڑے درخت کاٹ کر انہیں چاروں طرف اُڑن طشتری کے ساتھ کھڑا کر کے لگا دیا تھا۔ دُور سے ایسا لگتا تھا کہ یہ درختوں کا کوئی جھنڈ ہے۔ صرف قریب آنے پر معلوم ہو سکتا تھا کہ یہ ایک اُڑن طشتری ہے۔

اس زمانے میں جہازوں کے چلنے کی آواز نہیں آیا کرتی تھی۔ ان میں کوئی انجن تو لگا نہیں ہوتا تھا۔ بھلا پھر کی آواز بھی نہیں ہوتی تھی۔ کسی کو خبر نہ ہوئی کہ ڈاکوؤں کے سردار کی کشتی جزیرے کے جنوبی ساحل کے ساتھ آن لگی ہے۔

سردار نے کشتی کو ساحل پر کھڑا کیا اور ڈاکوؤں کو حکم دیا کہ صندوق اٹھا کر درختوں کی طرف چلو۔ ڈاکوؤں کی کیا مجال تھی کہ سردار کا حکم نہ مانتے۔ اور پھر انہیں تو یہی معلوم تھا کہ صندوق کو زمین میں دبانے کے بعد وہ سردار کے ساتھ واپس جہاز پر چلے جائیں گے۔ مگر سردار کے دل میں کچھ اور ہی تھا۔

ساحل سے تھوڑی دُور درختوں میں ایک جگہ تھوڑی سی پٹھان تھی۔ سردار نے حکم دیا۔



"یہاں زمین کھود دو۔"

ڈاکوؤں نے صندوق ایک طرف رکھ کر زمین کھودنی شروع کر دی۔ جب گڑھا تیار ہو گیا تو سردار نے صندوق گڑھے میں رکھوا کر کہا۔

"اب اِسے مٹی سے بند کر کے اوپر پتھر لگا دو۔"

ڈاکوؤں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ پتھر اور مٹی جمع کر رہے تھے تو سردار کی تلوار نیام سے نکل چکی تھی۔ اس نے بجلی کی تیزی کے ساتھ تلوار کا وار کر کے ایک ڈاکو کی گردن اُڑا دی۔ دوسرے ڈاکو نے آواز سن کر پلٹ کر دیکھا تو سردار کے ہاتھ میں تلوار تھی اور اس کا ساتھی دو ٹکڑے ہو کر زمین پر پڑا تھا۔

ڈاکو کے اندر نہ جانے کہاں سے اتنی طاقت آ گئی کہ وہ اُچھلا اور سامنے والی جھاڑیوں کو پھلانگتا ہوا جزیرے کے ساحل کی طرف جان بچا کر بھاگا۔ سردار نے اس کا پیچھا شروع کر دیا۔ وہ یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ کوئی ڈاکو اس کے خزانے کا راز لے کر زندہ سلامت بچ جائے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



جان بچا کر بھاگا ہو۔ بحری ڈاکو جزیرے کے جھاڑ جھنکاڑ میں کچھ ایسا غائب ہو کہ سردار ڈاکو اسے تلاش کرتا ہی رہ گیا۔ لیکن سردار اسے زندہ نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ وہ تلوار کے وار سے جھاڑیاں کاٹتا غصے میں منہ سے جھاگ اڑاتا آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ اس وحشی چیتے کی طرح معلوم ہو رہا تھا۔ جو بھوک سے بے تاب ہو کر اپنے شکار کا تعاقب کر رہا ہو۔

اچانک وہ اڑن طشتری کے پاس نکل آیا۔

سردار ڈاکو کٹے ہوئے درختوں کے پیچھے ایک عجیب و غریب مگر ہیبت ناک شے کو دیکھ کر بھونچکا سا ہو کر رہ گیا۔

عنبر ناگ اور ماریا نے بھی ڈاکو کو دیکھ لیا تھا۔ ڈاکو خونخوار تھا۔ اسے معلوم ہی نہیں تھا۔ کہ کس خطرناک اڑن طشتری کے سامنے آ گیا ہے۔ اس نے عنبر ناگ کو دیکھا تو تلوار لہراتے ہوئے حملہ کر دیا۔

ناگ نے چلا کر کہا۔

"اس احمق کو یہاں سے بھگا دو عنبر!"



عنبر نے لیزر گن کا رخ سردار ڈاکو کے پاؤں کی طرف کر کے فائر کر دیا۔ لیزر کی شعاع ایک دھماکے سے سردار ڈاکو کے پاؤں کے قریب زمین پر گری۔ اور گھاس کو آگ لگ گئی۔ سردار اچھل کر دور جا گرا۔ خوف زدہ ہو کر اٹھا اور ساحل کی طرف بھاگا۔ عنبر اور ناگ اس کے پیچھے پیچھے دوڑے۔ ماریا بلی بھی اچھلتی کودتی ساتھ ہو گئی۔ عنبر نے راستے میں بھی سردار ڈاکو کے پیچھے اسے بھگا کر دو فائر کیے۔ سردار ڈاکو بوکھلا گیا۔ کہ یہ کس مخلوق سے سابقہ پڑ گیا ہے کہ جو آگ برسا رہی ہے۔ عنبر اور ناگ یہی چاہتے تھے کہ یہ جدھر سے آیا ہے ادھر کو چلا جائے۔ سردار ڈاکو نے ساحل پر کھڑی کشتی میں چھلانگ لگائی اور دیوانہ وار پتوار چلانے لگا۔

اب عنبر اور ناگ کی نگاہ سمندر میں دور کھڑے بادبانی جہاز پر پڑی۔

ناگ نے کہا۔

"یہ تو ڈاکوؤں کا جہاز لگتا ہے۔ اس پر کالا جھنڈا لہرا رہا ہے۔"

عنبر بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"جو کوئی بھی ہے یہ ڈاکو اتنا ڈر گیا ہے کہ اب اس جزیرے کا رخ نہیں کرے گا۔ اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ جب تک ہماری اُڑن طشتری ٹھیک نہیں ہو جاتی ادھر کوئی نہ آئے۔"

عنبر ناگ اور ماریا بلی کنارے پہ کھڑے سردار ڈاکو کو جہاز کی طرف جاتے دیکھ رہے تھے۔ سردار ڈاکو اتنا دہشت زدہ ہو گیا تھا کہ اس جزیرے پہ اپنے ڈاکو لے کر آنے کا خیال دل سے نکال دیا۔ جس جگہ اس نے خزانہ دفن کیا تھا اس کا نقشہ اس نے اپنے ذہن میں بٹھا لیا تھا۔ اس اعتبار سے وہ اپنے خزانے کی طرف سے مطمئن ہو گیا تھا کہ اسے کوئی نہیں نکال سکے گا۔

دوسرے ڈاکوؤں نے سردار کو جلدی جلدی کشتی چلاتے دیکھا تو چلا کر پوچھا کہ خیریت تو ہے سردار؟ سردار نے ہاتھ ہلا کر کہا۔

"لنگر اٹھا دو۔ جزیرے پر بھوتوں کا قبضہ ہے۔"

جہاز پر سردار کو کشتی سمیت اوپر کھینچ لیا گیا۔ اس



کے ساتھ ہی جہاز کا لنگر اٹھا دیا گیا۔ ناگ عنبر ماریا بلی کی آنکھوں کے سامنے جہاز کے بادبان پھول گئے اور اس نے سمندر میں چلنا شروع کر دیا۔ جب جہاز نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ تو عنبر ناگ مطمئن ہو کر واپس اُڑن طشتری کی طرف چل پڑے۔

اب اس مصیبت کے مارے ڈاکو کا برا حال سنیئے کہ جو سردار ڈاکو کی تلوار سے جان بچا کر بھاگا تھا۔ اس کے لیے یہ جزیرہ بالکل اجنبی تھا۔ مگر اس نے اس قسم کے گھنے جنگلوں والے ویران جزیرے بہت دیکھے تھے۔ وہ موت کے خوف سے بھاگتا چلا جا رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ سردار ڈاکو اس کا تعاقب کر رہا ہے۔ کیونکہ یہ اس کے قیمتی خزانے کا معاملہ تھا۔

ایک کھائی پار کرنے کے بعد ڈاکو نے سامنے ایک شکستہ سی دیوار دیکھی۔ یہ دیوار ویران محل کے کھنڈر کی پچھلی دیوار تھی۔ اس بدنصیب کو جان کے لالے پڑے تھے۔ بھاگ کر دیوار پھاند کر دوسری طرف کود گیا۔ وہ چھپنے کے لیے کوئی محفوظ جگہ تلاش کر رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ کسی پرانے کھنڈر میں آ گیا ہے اس کے سامنے ایک ٹوٹا پھوٹا زینہ نیچے جاتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تھا۔ ڈاکو لپک کر دھڑا دھڑ سیڑھیاں اُتر گیا۔ آگے ایک بوسیدہ کمرہ تھا۔ دیوار میں اسے ایک سوراخ دکھائی دیا۔ اسے اور تو کچھ نہ سوجھی۔ اس سوراخ کے اندر گھس گیا۔ یہ وہی سوراخ تھا۔ جس کے نیچے خلائی لاش کے تابوت والا تہہ خانہ ———

میں آخر کونے میں تابوت کے پیچھے چھپ گیا۔ نیم اندھیرے میں اسے بالکل پتہ نہ چل سکا۔ کہ یہ تابوت کس چیز کا ہے۔ وہ تو کسی طرح بس چھپ جانا چاہتا تھا۔

جب کچھ وقت گزر گیا اور سردار اس کے پیچھے وہاں نہ آیا تو ڈاکو کو کچھ حوصلہ ہوا۔ اس نے اُٹھ کر تہہ خانے کا جائزہ لیا۔ اب اندھیرے میں وہ دُھندلا دُھندلا دیکھ سکتا تھا۔

اس کو فرش پر انجکشن کے دو تین سرنج اور المونیم کے دو تین خالی ڈبے پڑے نظر آئے۔ اس قسم کی چیزیں اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ یہ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ وہ تابوت پر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ چھپنے کے لیے یہ جگہ بہت اچھی ہے۔ وہ کچھ وقت اسی جگہ چھپا رہے گا۔ پھر جزیرے سے نکل کر یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کرے گا



اس کے دل میں خیال آیا کہ جس تابوت پر وہ بیٹھا ہے۔ کہیں اس میں کوئی خزانہ ہی نہ ہو۔ آخر ڈاکو تھا۔ اسے خزانے کا ہی خیال آ سکتا تھا۔ تابوت سے اُٹھا اور اس کا ڈھکنا اوپر اٹھا دیا۔ ڈھکنا اوپر اُٹھا تو یہ دیکھ کر دہشت کے مارے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ ایک نیلی لاش اپنی سرخ آنکھوں سے اِسے گھور رہی تھی۔

ان آنکھوں میں ایسی مقناطیسی کشش تھی کہ ڈاکو جیسے پتھر بن کر رہ گیا تھا۔ اس کے پاؤں من من بھاری ہو گئے تھے۔ خوف کے مارے حلق خشک ہو گیا تھا۔ ٹھنڈا۔ جسم تھر تھر کانپ رہا تھا کیونکہ اب تابوت کی نیلی لاش نے اپنا ہاتھ باہر نکال لیا تھا۔ اور اس کی گردن پر اپنی ٹھنڈی انگلیاں رکھ دی تھیں۔

ڈاکو کے حلق سے ایک ایسی چیخ نکلی کہ جس میں آواز کم اور خرخراہٹ زیادہ تھی۔ نیلی خلائی لاش نے اپنی انگلیاں ڈاکو کی گردن میں گھونپ دیں۔ خدا جانے اس نیلی خلائی لاش کی انگلیوں میں خنجر ایسی تیزی کہاں سے آ گئی تھی کہ وہ ڈاکو کی گردن کو کاٹتی چلی گئیں۔

ڈاکو دھڑام سے فرش پر گرا اور تڑپ تڑپ کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ٹھنڈا ہو گیا۔ نیلی لاش تابوت میں اٹھ کر بیٹھ گئی۔

خلائی لوگ اور اوٹاشا وغیرہ کا یہ خیال تھا کہ یہ لاش اب گل سڑ جائے گی مگر ان کا اندازہ درست نہیں تھا۔ جو دوائیاں اور اینٹی کیمیکلز لاش کے جسم میں داخل کئے گئے تھے اس کا کچھ ایسا ردعمل ہوا کہ لاش زندہ ہو گئی مگر زندہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں ایسی ناقابل شکست طاقت پیدا ہو گئی کہ اس کے جسم پر کسی شے کا اثر نہیں ہو سکتا تھا اور لاش کی انگلیوں میں خنجروں کی سی تیزی پیدا ہو گئی تھی۔

نیلی لاش تابوت میں سے نکل کر سوراخ والے زینے کی طرف بڑھی۔

باہر کمرے میں ویران محل کے دروازے کی جانب سے روشنی آ رہی تھی۔ اس روشنی سے لاش کی آنکھیں چکاچوند ہو گئیں۔ لاش نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا اور واپس تابوت میں آ کر اندھیرے میں لیٹ گئی۔ لاش کو محسوس ہوا کہ دن کی روشنی میں اس کے جسم میں شدید کمزوری پیدا ہونے لگی تھی۔ اندھیرے میں اس کی طاقت واپس آ گئی تھی۔ نیلی لاش تابوت میں سیدھی لیٹ گئی۔ اس کے تابوت کے پاس ہی ڈاکو کی لاش



پڑی تھی۔

کافی دیر بعد جب جزیرے پر رات کی تاریکی چھا گئی تو نیلی لاش ایک بار پھر تابوت سے باہر نکل آئی تہہ خانے کے زینے پر چڑھ کر وہ دیوار کے سوراخ میں سے گزر گئی اور دوسرے بوسیدہ کمرے میں آہستہ آہستہ چلتی ویران محل کے دروازے میں آ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے دونوں بازو بالکل سیدھے تھے اور چلنے میں آگے پیچھے نہیں ہلتے تھے۔ وہ ڈک ڈک کر مشینی آدمی کی طرح چلتی تھی۔

نیلی خلائی لاش نے دور کچھ فاصلے پر کٹے ہوئے درختوں کے درمیان ایک خلائی اڑن طشتری کو دیکھا۔ نیلی لاش کی یادداشت تقریباً ختم ہو چکی تھی۔ اسے اپنی پچھلی زندگی بالکل یاد نہیں رہی تھی کہ وہ کہاں سے آیا تھا اور کب اور کس طرح سے مرا تھا۔ اس کے اندر بس ایک ہی شدید خواہش پیدا ہو چکی تھی کہ کوئی زندہ انسان اس کے سامنے آئے اور وہ اپنی انگلیاں اس کی گردن میں گاڑ دے۔ یہ بڑی مکروہ اور غیر انسانی خواہش تھی۔ نیک دل اور پاکیزہ انسانوں کی روحیں اس قسم کی کراہتوں اور برائیوں سے پاک ہوتی ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



مگر اس خلائی انسان پر قسم قسم کی کیمیاوی دواؤں کے تجربے ہوئے تھے اور اس کے جسم کا سارا نظام ہی بدل گیا تھا۔ اس کے دماغ میں بھیانک تبدیلیاں پیدا ہو چکی تھیں۔ اسے اُڑن طشتری کی ایک کھڑکی میں روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ لاش کو کسی زندہ جسم کی تیز بُو آئی۔ لاش کی سُرخ آنکھیں اندھیرے میں اس زندہ جسم کو تلاش کرنے لگیں۔

اچانک لاش کو میاؤں کی آواز آئی اور ایک بلی تیزی سے اس پر جھپٹی۔ یہ ماریا بلی تھی۔ ماریا بلی نے ایک جانور ہونے کے ناطے لاش کے ذہن کی خباثت کو پڑھ لیا تھا کہ یہ انسانوں کے خون کی پیاسی ہے۔

نیلی لاش نے ہاتھ بڑھا کر بلی کو پکڑنا چاہا مگر ماریا اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری۔ لاش کے ہاتھوں کے لمس میں کوئی ایسی خطرناک شے تھی کہ ماریا بلی تڑپ اُٹھی۔ وہ زمین پر لوٹتی لوٹتی اُڑن طشتری کی طرف بھاگی۔ عنبر اور ناگ اُڑن طشتری کے باہر ہی ایک چھوٹی سی جھونپڑی بنا کر اس میں آرام کر رہے تھے۔ ماریا بلی کا شور سن کر وہ باہر نکلے تو دیکھا کر ماریا بلی ان کی طرف دوڑی چلی آ رہی ہے۔



ناگ نے بلی کو گود میں اٹھایا تو بولا۔

"عنبر! اس کا جسم تو لرز رہا ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"شاید اس نے جنگل میں کسی لومڑ کو دیکھ لیا ہے۔ وہ اس کے پیچھے بھاگا ہوگا۔"

ناگ بولا۔

"مگر ہم نے تو کسی لومڑ کی آواز نہیں سُنی۔"

"تو پھر یہ کس وجہ سے ڈر گئی ہے؟" عنبر نے کہا۔

ماریا بلی کا جسم ابھی تک کانپ رہا تھا۔ اس کے جسم کے بال خوف کی وجہ سے کھڑے ہو گئے تھے وہ اپنی زبان میں میاؤں میاؤں کرتے ہوئے انہیں نیلی لاش کے بارے میں بتا رہی تھی۔ مگر ان میں سے کوئی بھی بلی کی زبان نہیں سمجھتا تھا۔ عنبر نے ماریا بلی کو جھونپڑی میں ایک طرف رسی سے باندھ دیا اور کہا۔

"کل سے اسے جنگل میں نہیں جانے دینا۔ کم بخت ایک تو اس کا جادو ہماری سمجھ میں نہیں نہیں آ رہا۔ خدا جانے کب اس کا جادو ٹوٹے گا؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ماریا بلی کو سخت غصہ آیا تھا کہ یہ لوگ اس کی بات نہیں سمجھ رہے۔ الٹا انہوں نے اسے باندھ دیا ہے۔

نیلی لاش کچھ سوچ کر واپس اپنے تہہ خانے میں آگئی۔ اس نے تابوت کے باہر پڑی لاش کے ٹکڑے اٹھا کر تابوت کے اندر ڈالے اور خود ان کے اوپر سیدھی لیٹ گئی۔ لاش نے آنکھیں بند کر لیں۔ اور تابوت کا ڈھکنا اوپر کر لیا۔

دن چڑھا تو ماریا بلی ابھی تک پریشان پریشان تھی۔ عنبر ناگ نے اوتاشا اور تھیوسانگ کو بلی کے بارے میں بتایا کہ یہ جنگل میں کسی شے سے ڈر گئی تھی اوتاشا کہنے لگی۔

"وہ جنگل میں اس نے کوئی سانپ دیکھ لیا ہوگا۔ بہر حال چونکہ یہ انسان یعنی ایک لڑکی ہے اس لیے اسے آپ جنگل میں اکیلی مت جانے دیا کریں۔"

ننالا بھی اڑن طشتری سے نیچے اتر آئی۔ ناگ نے پوچھا کہ ابھی کتنے دنوں کا کام باقی ہے۔ تو ننالا نے مسکرا کر کہا۔

"وہ آرام سے بیٹھے رہو۔ ابھی چار مہینے اور



لگیں گے۔ پھر کہیں جا کر یہ اڑن طشتری اس قابل ہوگی کہ ہم اسے خلا میں اڑا کر لے جا سکیں گے۔"

دوپہر کے وقت عنبر اور ناگ جزیرے کے جنگل میں ناریل لینے گئے۔ آج ان کا ناریل کا تازہ پانی پینے کو بہت دل چاہتا تھا۔ عنبر نے ایک جھولا کاندھے پر ڈالا اور ناگ کے ساتھ جنگل میں اس طرف چلا جدھر ناریل کے دو جھنڈ تھے۔

یہ جزیرے کا مغربی علاقہ تھا۔ دونوں باتیں کرتے جنگل میں چلے جا رہے تھے کہ اچانک عنبر نے ناک سکیڑ کر کہا:

"ناگ! مجھے کسی انسانی لاش کی بدبو کا احساس ہوا ہے۔"

ناگ نے ناک چڑھا کر کہا۔

"بدبو مجھے بھی آئی ہے۔ یار کہیں یہاں کوئی لاش تو نہیں؟ مگر یہ کس کی لاش ہو سکتی ہے؟"

وہ لاش کی بدبو کا پیچھا کرتے اس جگہ جھاڑیوں کی منڈیر پر پہنچ گئے جس کی بنیاد میں انہیں ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



انسان کی ایسی لاش نظر پڑی جس کا سر تن سے جدا ہو کر دور پڑا تھا۔ اور لاش سڑ گل گئی تھی۔ اس کی ہڈیاں صاف نظر آ رہی تھیں۔

"یہ کس کی لاش ہو سکتی ہے؟"

عنبر نے تعجب کہا۔ ناگ بولا

"معلوم ہوتا ہے کہ اس بد نصیب کو چند روز پہلے قتل کیا گیا ہے۔"

عنبر چونک کر بولا۔

"کہیں یہ اس ڈاکو کی کارستانی تو نہیں جو جہاز پر سے جزیرے میں آیا تھا۔ اور جسے ہم نے بھگا دیا تھا؟"

ناگ نے کہا۔

"ایسا ہو سکتا ہے۔ مگر اس نے اس شخص کو ہلاک کیوں کیا؟"

اچانک عنبر بولا۔

"ضرور وہ بحری ڈاکو سردار ہو گا۔ اور اس ڈاکو کے کاندھے پر خزانے کا صندوق رکھ کر یہاں دبانے آیا ہو گا۔ تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ بحری ڈاکوؤں کے سردار ایسا ہی



کیا کرتے ہیں۔ کہ جس آدمی کے سر پر خزانہ لاتے ہیں۔ اسے وہیں ختم کر دیتے ہیں۔ تاکہ وہ کسی کو خزانے کا راز نہ بتا دے۔"

ناگ نے کہا

"پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہاں خزانہ دفن ہو گا؟"

"یہ تو چل کر ہی دیکھا جا سکتا ہے۔"

دونوں لاش کے پاس آ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ قریب ہی زمین پر پتھر اور اینٹیں اس طرح رکھی ہوئی تھیں کہ صاف لگ رہا تھا کسی آدمی نے لگائی ہیں۔ عنبر نے پتھر اِدھر اُدھر ہٹا کر زمین کو کھودنا شروع کیا۔ اچانک نیچے سے صندوق نکل آیا عنبر نے صندوق کا ڈھکنا کھولا تو اندر ہیرے جواہرات اور سونے کے زیورات چمک دمک رہے تھے۔

ناگ مسکرایا۔

"چلو یار۔ لگے ہاتھوں خزانہ بھی مل گیا۔"

عنبر نے کہا۔

"مگر ہمیں اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ تو امی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



جگہ پڑا رہے تو بہتر ہے"

"اچھا فیصلہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کا ذکر نتالا اور اوتاشا وغیرہ سے بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ انہیں اپنے کام میں لگے رہنا چاہیئے"

چنانچہ عنبر اور ناگ نے خزانے کے صندوق کو وہیں رہنے دیا اور اس کے اوپر مٹی ڈال کر گڑھے کو بند کر دیا۔

اس رات جزیرے پر بادل چھا گئے اور بارش شروع ہونے لگی۔ ابھی رات کا پہلا پہر ہی تھا کہ ایک کشتی اس ہلکی ہلکی بارش میں جزیرے کے جنوبی ساحل پر آکر خاموشی سے لگ گئی۔

اس میں بحری ڈاکوؤں کا سردار اور اس کا ایک ہم راز ساتھی ڈاکو بھی تھا۔ اصل میں بحری ڈاکو کو اس وقت سے یہ خیال ستا رہا تھا کہ جزیرے میں آگ برسانے والے آدمی بھی ہیں اور ایک مفرور ڈاکو بھی وہاں پر موجود ہے جو ان لوگوں کو خزانے کا راز بتا سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے یہی فیصلہ کیا جزیرے میں جا کر خزانہ نکال کر لے



آئے۔ سردار ڈاکو کا ایک خاص ہم راز دوست ڈاکو بھی تھا۔ اس نے اس سے بات کی۔ اور دونوں اپنے جہاز کو ایک بار پھر جزیرے کے سمندر میں لے آئے۔ مگر اس بار انہوں نے رات کے اندھیرے میں اپنے جہاز کو جزیرے سے بہت دور رکھا اور خود کشتی میں بیٹھ کر بارش اور اندھیری رات میں جزیرے کی طرف چل پڑے۔

وہ بڑی رازداری اور خاموشی سے جزیرے پر اترے اور جہاں خزانہ دفن تھا اس طرف چل دیئے۔

اس وقت چونکہ بارش ہو رہی تھی۔ اس لیے عنبر اور ناگ نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ وہ اُڑن طشتری میں ہی رات بسر کریں۔ چنانچہ وہ ماریا بیّ کو بھی ساتھ لے کر اُڑن طشتری کے اندر چلے گئے۔ تھیوسانگ اوتاشا اور نتالا پہلے سے ہی اُڑن طشتری میں آرام کر رہے تھے۔ عین اسی وقت بجلی کڑکی، بادل زور سے گرجا اور تہ خانے میں رکھے ہوئے تابوت کے اندر لاش نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اپنی [illegible] حلول [illegible] اور تابوت کا ڈھکن ایک ہاتھ سے پرے گرا دیا

○



# جزیرے کا بھوت

نیلی لاش تابوت سے باہر نکل آئی۔

اس کے بازو بالکل سیدھے تھے اور وہ اکڑی ہوئی چل رہی تھی۔ تہہ خانے کے سوراخ سے لاش جھک کر باہر آئی اور ویران محل کے کھنڈر کے دروازے پر بارش میں کھڑی ہو کر اُڑن طشتری کی طرف دیکھا۔ اُڑن طشتری پر اندھیرا چھایا تھا۔ کٹے ہوئے درختوں کے بیچ میں سے اس کی ایک کھڑکی میں روشنی ہو رہی تھی۔

نیلی لاش نے ناک اوپر اٹھا کر فضا میں سونگھا۔ اُڑن طشتری بند تھی۔ لاش کو جنگل کے جنوب کی طرف سے [illegible] انسان کی بو آرہی تھی۔ لاش اُڑن طشتری کے کچھ فاصلے پر سے گزر کر جزیرے کے جنوب کی طرف چل پڑی۔ درختوں میں سے بارش لاش پر گر رہی تھی۔ مگر لاش سردی اور بارش سے بے نیاز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



انسانی بُو کی طرف چلی جا رہی تھی۔

جزیرے کے جنوبی ساحل کے پاس بحری ڈاکوؤں کا سردار اپنے ساتھی کے ہمراہ تلوار ہاتھ میں لیے اس گڑھے کی طرف بڑھ رہا تھا جہاں اس نے کچھ روز پہلے خزانہ دفن کیا تھا۔ ڈاکو سردار کے ساتھی نے پوچھا۔

"سردار کہیں تم جگہ تو نہیں بھول گئے؟"

سردار نے بارش کا بہتا پانی اپنی آنکھوں کے آگے سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"مجھے اپنے خزانے کی خوشبو آ رہی ہے۔ تم میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ"

ڈاکو ساتھی اپنے سردار کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ بادل بار بار گرج رہے تھے۔ جنگل میں ایک دہشت ناک فضا طاری ہو گئی تھی۔ اندھیرے اور بارش میں یہ ڈاکو خزانے کی طرف جا رہے تھے راستے میں اگر کوئی جھاڑی آتی تو سردار ڈاکو جو آگے آگے تھا تلوار سے اسے کاٹ ڈالتا۔ چلتے چلتے آخر سردار ڈاکو کو وہ درخت نظر آ گیا جس کے دامن کی چٹان میں اس نے اپنا خزانہ دبایا تھا۔



اس نے پیچھے مڑ کر کہا۔

"اس درخت کے پاس خزانہ دفن ہے"

اندھیری رات میں اسے پیچھے اپنا ساتھی نظر نہ آیا تو اس نے آواز دی۔ ذرا فاصلے پر سے اس کے ساتھی ڈاکو نے کہا۔

"میں آ رہا ہوں سردار"

یہ جملہ اس ڈاکو کی زندگی کا آخری جملہ تھا۔ کیونکہ نیلی لاش اس کے عقب میں پہنچ گئی تھی۔ اس دنیا میں قدرت کی طرف سے ایسا نظام چل رہا ہے کہ جو کوئی کسی کے ساتھ بُرا سلوک کرتا ہے وہ اس کی سزا سے کبھی نہیں بچ سکتا۔ ان ڈاکوؤں نے کئی انسانوں کو موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ اب خود موت ان کے سروں پر منڈلا رہی تھی۔

نیلی لاش نے اس ڈاکو کو دیکھ لیا تھا جو سردار ڈاکو سے فاصلے پر پیچھے پیچھے جنگل کی اندھیری جھاڑیوں میں سے گزر رہا تھا۔ ڈاکو ایک جھاڑی کی کٹی ہوئی شاخ کو پیچھے ہٹانے کے لیے جھکا ہی تھا کہ نیلی لاش اس کے سر پر پہنچ گئی۔ لاش نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اپنا پنجہ اس کی گردن پر رکھا اور ڈاکو کا جسم شل ہو گیا۔ اس کے جسم کی ساری طاقت ختم ہو گئی۔ اس کا حلق خشک ہو گیا اور ٹانگیں خوف اور کمزوری سے لرزنے لگیں۔

نیلی لاش کی تیز انگلیاں تیز خنجروں کی طرح ڈاکو کی گردن میں اتر گئیں تھیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہاں ڈاکو کی کٹی ہوئی لاش پڑی تھی۔ سردار ڈاکو اس جگہ کھڑا تھا جہاں اینٹوں اور پتھروں کے نیچے اس کا خزانہ دبا ہوا تھا۔ اس نے اپنے ساتھی کو آواز دی۔

"کم بخت تم کہاں رہ گئے ہو۔ جلدی یہاں آؤ۔ ہم خزانہ کھود کر نکالیں گے"

مگر سردار ڈاکو کو اپنے ساتھی کا جواب نہ آیا۔ اس نے دو تین بار پکارا۔ کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ اب تو سردار ڈاکو پریشان سا ہو گیا کہ آخر بات کیا ہے۔ وہ چھلانگ لگا کر منڈیر پر آیا اور گرتی بارش اور اندھیرے میں درختوں اور جھاڑیوں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔



اسے اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ سردار ڈاکو نے پلٹتے ہوئے کہا۔

"تم ادھر کہاں سے آ گئے ہو کم بخت؟"

مگر وہ اس کا ساتھی نہیں تھا بلکہ نیلی لاش تھی جو موت بن کر اس پر نازل ہو گئی تھی۔ جونہی سردار ڈاکو نے اپنے پیچھے ایک اکڑے ہوئے ڈراؤنے انسان کو دیکھا کہ جس کی سرخ آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں تو وہ ڈر کر بھاگا۔ سردار ڈاکو اگرچہ بڑا بہادر اور پتھر دل شخص تھا مگر وہ ایک ان پڑھ اور جاہل آدمی تھا اور ان پڑھ اور جاہل آدمی جنوں بھوتوں اور آسیب سے بہت خوف کھاتے ہیں۔ پڑھا لکھا آدمی جانتا ہے کہ جن بھوت انسانوں سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ اس کائنات میں انسان سب سے اعلیٰ اور مکمل ہے اور کوئی مخلوق اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

سردار ڈاکو ڈر کر ساحل کی طرف دوڑا۔

نیلی لاش نے بھی اپنا رخ بدل لیا۔ سردار ڈاکو بھاگتا بھاگتا جنگل سے نکل کر ساحل پر آیا تو اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



نے دیکھا کہ اس کی کشتی ٹوٹ پھوٹ گئی تھی۔ نیلی لاش نے اس کشتی کو تہس نہس کیا تھا۔ سردار ڈاکو نے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔ اس نے لاش کو اپنے پیچھے آتے دیکھ لیا تھا۔ اب وہ تیر کر اپنے جہاز تک پہنچنا چاہتا تھا۔ مگر بارش کی وجہ سے سمندر میں طوفان آیا ہوا تھا۔ سمندر کی موجیں سردار ڈاکو کو جہاز کی طرف سے ہٹا کر دوسری طرف لے گئیں۔

سردار ڈاکو آگے بڑھنے کی جتنی کوشش کرتا سمندر کی بپھری ہوئی موجیں اسے اتنا ہی پیچھے دھکیل دیتیں۔ آخر ان لہروں نے وہاں سے دور چٹانوں کے پاس اسے باہر پھینک دیا۔ سردار ڈاکو خوف زدہ تھا۔ وہ گیلی رات میں لمبے لمبے ڈگ بھرتا چٹانوں کے درمیان ایک کھوہ میں آ کر چھپ گیا۔

ایک بار بجلی چمکی تو اس نے دیکھا کہ ساحل دور تک سنسان تھا۔ اسے وہ بھوت نظر نہ آیا جو اس کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ سردار ڈاکو چٹان کی کھوہ سے نکل کر چٹان کے اوپر آ کر اوندھے منہ لیٹ گیا۔ تاکہ وہ بھوت پر نظر رکھ سکے۔



سمندر میں ابھی تک طوفان تھا۔ جس کی وجہ سے وہ تیر کر واپس اپنے جہاز تک نہیں جا سکتا تھا۔ نیلی لاش وہاں سے چلی گئی تھی۔ بارش کا زور کم ہو گیا۔ مگر سمندری موجیں اسی طرح شور مچا رہی تھیں اور چٹانوں سے آ کر ٹکرا رہی تھیں۔

سردار ڈاکو چٹان کے اوپر لیٹا، سر اٹھائے دور تک ساحل کو گھور رہا تھا۔ آہستہ آہستہ ان کی ہلکی ہلکی روشنی بادلوں میں سے جھلکنے لگی۔ اس نے دیکھا کہ ساحل دور دور تک ویران تھا۔ کوئی بھوت وغیرہ وہاں نہیں تھا۔ سردار ڈاکو چٹان سے اتر آیا۔ اس کا جہاز شمال مشرق کی سمت سمندر میں لنگر ڈالے کھڑا تھا مگر اسے وہاں سے نظر نہیں آ رہا تھا۔

سردار ڈاکو سوچنے لگا کہ ہو سکتا ہے اس کے ساتھی کشتی لے کر جزیرے پر اس کی تلاش میں آ جائیں۔ اور ایسا ہی ہوا۔ جب جہاز پر ڈاکوؤں نے دیکھا کہ ان کا سردار صبح ہو گئی ہے مگر نہیں آیا تو چار آدمی ایک کشتی میں سوار ہو کر جزیرے کی طرف چل پڑے۔ اس وقت بارش رک گئی تھی۔ مگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



آسمان پر بادل اسی طرح چھائے ہوئے تھے۔

دُور سے سردار ڈاکو نے ایک کشتی کو آتے دیکھا تو چٹان پر کھڑے ہو کر زور زور سے بازو لہرانے لگا۔ ڈاکوؤں نے بھی اپنے سردار کو دیکھ لیا۔ وہ کشتی لے کر چٹانوں کے درمیان آ گئے۔ سردار ڈاکو چھلانگیں لگاتا ان کے پاس گیا اور بولا۔

"اس جزیرے پر رات کو کوئی بھوت پھرتا ہے۔ اب ہم دن کی روشنی میں خزانہ نکال لائیں گے۔"

جب سردار کے ساتھی ڈاکو اس کے پاس آ گئے تو اس کو بہت حوصلہ ہوا۔ اس نے چٹان کے پیچھے کھڑے ہو کر انہیں بتایا کہ اس جزیرے پر یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک عجیب سی جگہ اس نے دیکھی ہے۔ سردار بولا

"وہ مجھے کسی کا گھر لگتا ہے۔ مگر وہاں آدمی کوئی نہیں ہے۔ وہ زمین سے دس فٹ اونچا ہے۔ اور گول ہے۔ اس کے ارد گرد کٹے ہوئے درخت کھڑے کئے گئے



ہیں۔ ہو سکتا ہے وہاں کسی نے کوئی خزانہ چھپا رکھا ہو۔ ہمیں اس گھر کی چل کر تلاشی لینی چاہیئے۔"

ایک ڈاکو نے کہا۔

"سردار تم نے کہا تھا کہ یہاں بھوت رہتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ بھوت اسی مکان میں رہتا ہو۔"

سردار سوچ میں پڑ گیا۔ بھوت سے وہ سب ہی گھبراتے تھے۔ دوسرا ڈاکو کہنے لگا۔

"سردار ہمیں بھوت کے گھر کا رخ نہیں کرنا چاہیئے۔"

سردار نے کہا۔

"تم بھی ٹھیک کہتے ہو۔ تو چلو ہم خزانہ نکال کر لے آتے ہیں۔ کیونکہ جہاں بھوت نے اپنا ٹھکانہ بنایا ہو۔ اس جگہ میں اپنا خزانہ نہیں رکھ سکتا۔"

چوتھے ڈاکو نے مشورہ دیا۔

"سردار! میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی جگہ چھپ کر اس گھر کی نگہبانی کرنی چاہیئے۔ ممکن ہے

وہاں کوئی نہ ہو اور اس گھر میں سے کوئی انمول خزانہ ہمارے ہاتھ لگ جائے کیونکہ بھوت کھلی جگہوں پر بنے ہوئے گھروں میں نہیں رہتے۔"

سردار کو یہ مشورہ پسند آیا۔ پس وہ اپنے ڈاکو ساتھیوں کو لے کر اس طرف چلا جہاں عنبر ناگ ماریا کی اُڑن طشتری تھی۔ یہ ڈاکو جزیرے کے اوپر سے ہو کر اُڑن طشتری والے علاقے کی طرف آئے تو انہیں ویران محل کے کھنڈر کی دیوار نظر آئی۔

"ہم اس کھنڈر میں چھپ کر پُر اسرار گھر کی نگرانی کریں گے۔"

سردار بولا۔ کیونکہ وہاں سے اُڑن طشتری صاف نظر آتی تھی۔ سردار ڈاکو اپنے ساتھیوں کو لے کر ویران محل کے کھنڈر کی دیوار پھاند کر اندر داخل ہو گیا۔ چاروں ڈاکو ویران محل کی دیوار کے ساتھ چھپ کر بیٹھ گئے۔ تلواریں ان کے ہاتھوں میں تھیں اور وہ گردنیں دیوار سے باہر نکالے اُڑن طشتری کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اس وقت خلائی لڑکیاں



ثالا، اوماشا اور تھیوسانگ تو اُڑن طشتری کے اندر تھے۔ عنبر اور ناگ جنگل میں ایک چشمے کے کنارے بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ ماریا بلی اُڑن طشتری کے باہر چل پھر رہی تھی۔

سردار ڈاکو نے بلی کو دور سے دیکھا تو بولا

"یہ بلی ضرور اسی بھوت کی ہو گی۔ میں نے ادھر کسی جزیرے پر کبھی کوئی بلی نہیں دیکھی۔"

ماریا بلی گھومتی پھرتی جنگل کی طرف چلی گئی۔

اب اُڑن طشتری بالکل ویران ویران لگ رہی تھی۔ جیسے وہاں کوئی نہ ہو۔ سردار ڈاکو نے اپنے خاص ساتھی سے کہا۔

"کیا خیال ہے ہمیں اس پر اسرار گھر پر حملہ کر دینا چاہیے یا اسی جگہ کچھ دیر رکنا چاہیے؟"

اس کے ساتھی نے کہا۔

"سردار! یہ مکان مجھے آدم خور جنگلیوں کا لگتا ہے۔ وہی اس قسم کے زمین سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اونچے مکان بنایا کرتے ہیں "

اتنے میں اُڑن طشتری کا دروازہ کھلا اور اس میں سے اوٹاشا ہاتھ میں ایک شیشے کا سلنڈر پکڑے باہر نکلی۔ ڈاکوؤں نے ایک نیلی وردی اور نیلے بالوں والی لڑکی کو "مکان" سے باہر نکلتے دیکھا تو ایک دوسرے کو سہمی ہوئی نظروں سے تکنے لگے۔

"سردار! یہ تو مجھے کوئی بھوت لگتا ہے۔ جس نے عورت کی شکل بدل رکھی ہے۔ اس کے بال نیلے ہیں۔ لباس بھی نیلا ہے"

"کچھ سمجھ میں نہیں آرہا کہ اس بھوت نے مکان کی سیڑھیوں میں یہ کیا شے رکھی ہے "

اوٹاشا نے شیشے کے سلنڈر کو سیڑھی میں اس لیے رکھا تھا کہ اس میں جو محلول بھرا ہوا تھا۔ اس کو دن کی روشنی کی کرنوں کی ضرورت تھی جب سلنڈر پہ دن کی روشنی پڑی تو اس میں سے ہلکا ہلکا دھواں اُٹھنے لگا۔

یہ دیکھ کر ڈاکو گھبرا گئے کہ ہو سکتا ہے اس



سلنڈر میں سے کوئی جن نکل آئے، وہ دیوار سے ہٹ کر پیچھے کو چلے۔ پیچھے اس شکستہ کمرے کا دروازہ تھا۔ جس کے نیچے تہہ خانے کے تابوت میں نیلی لاش آنکھیں کھولے پڑی تھی۔ کیونکہ اِسے انسانوں کی تیز بُو آرہی تھی۔ سردار نے کمرے میں آکر دیواروں اور شکستہ چھت کو دیکھا تو کہا۔

"یہ تو کسی پرانے محل کا کمرہ ہے۔ ضرور اس میں کسی جگہ خزانہ دفن ہو گا۔ چلو پہلے اس خزانے کو تلاش کرتے ہیں"

جب انہیں کمرے کی دیوار میں سوراخ نظر آیا تو سردار کو یقین ہو گیا کہ خزانہ اس سوراخ کے اندر ہو گا۔ اس نے سوراخ میں سر ڈالا تو نیچے ایک زینہ جاتے دیکھا۔

"اندر زینہ ہے۔ یہی راستہ خزانے کو جاتا ہے"

سردار نے خود اندر جانے کی بجائے ایک ڈاکو کو نیچے بھیجا کہ جا کر دیکھے اندر خزانہ کہاں رکھا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ڈاکو اندھیرے میں زینہ اتر کر تہہ خانے میں آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہاں ایک تابوت پڑا ہے۔ پاس ہی کسی لاش کا گلا سڑا پنجر بھی ہے۔ اس نے ڈرتے ڈرتے جھک کر تابوت کے ڈھکنے کو ہاتھ لگایا تو اندر سے نیلی لاش نے ایک دم سے ہاتھ باہر نکال کر ڈاکو کی گردن پکڑ لی

نیلی لاش کے ٹھنڈے یخ ہاتھ کی تیز انگلیاں ڈاکو کی گردن میں گھس گئیں۔ اور نیلی لاش نے انگلیوں کے ذریعے ڈاکو کے جسم کے خون کو اپنے اند جذب کرنا شروع کر دیا۔ ڈاکو کا جسم ایک دم سے سُن ہو کر پتھر ہو چکا تھا۔ پھر اس کی گردن ایک طرف کو گر پڑی۔

نیلی لاش نے ایک اور انسان کا شکار کر لیا تھا مگر ابھی اسے اوپر سے انسانوں کے بولنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

جب ڈاکو کو تہہ خانے میں گئے دیر ہو گئی تو سردار نے اوپر سے آواز دی۔

"کم بخت کہاں جا کر مر گئے؟ باہر کیوں نہیں آتے؟"



تہہ خانے سے کسی نے جواب نہ دیا۔ سردار کو تشویش ہوئی۔ اس نے دوسرے ڈاکو کو اس کے پیچھے تہہ خانے میں بھیجا۔ اس کا بھی وہی انجام ہوا جو پہلے کا ہوا تھا۔ یوں ایک ایک کر کے سارے ڈاکو نیلی لاش نے ہلاک کر دیئے۔ اب اکیلا سردار باہر رہ گیا۔ اس نے جب دیکھا کہ جو تہہ خانے میں جاتا ہے واپس نہیں آتا تو وہ ڈر گیا۔ کہ ضرور اس تہہ خانے میں بھوت رہتا ہے۔

سردار ڈاکو وہاں سے بھاگا۔

ویران محل کی دیوار پھاند کر وہ جنگل کے شمالی ساحل کی جانب تیز تیز چلنے لگا۔ جب وہ چشمے کے قریب سے گزرا تو ماریا بلی نے اِسے دیکھ کر میاؤں میاؤں کیا۔ سردار ڈاکو اسی بلی کو دیکھ کر تلوار سے وار کرنے ہی لگا تھا کہ اچانک عنبر جھاڑیوں میں سے نکل کر اس کے سامنے آ گیا۔

"کون ہو تم؟" عنبر نے کہا۔

سردار ڈاکو نے اپنے سامنے ایک نوجوان انسان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



—— کو دیکھا تو اس کی خونخوار طبیعت پر وحشت غالب آ گئی۔ اس نے تلوار کو لہرا کر عنبر پر وار کر دیا۔ عنبر نے ہاتھ سے تلوار کا وار روکا، تو تلوار اس کے ہاتھ سے ٹکرا کر دو ٹکڑے ہو گئی۔ ایک ٹکڑا زمین پر گر پڑا دوسرا سردار کے ہاتھ ہی میں رہ گیا۔ سردار ڈاکو تو پریشان ہوا کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے کہ اس پر تلوار کے وار کا اثر نہیں ہوا۔

عنبر نے کہا۔

"تم بحری ڈاکوؤں کے سردار ہو؟"

سردار ہکا بکا سا تھا۔ بولا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو؟ کیا تم جزیرے کا بھوت ہو؟"

عنبر مسکرایا۔

"تم یہی سمجھ لو۔ مگر میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ بہتر ہے کہ تم یہاں سے نکل جاؤ"

سردار ڈاکو بولا۔

"اچھا میں چلا جاتا ہوں۔ مگر وعدہ کرو کہ



جس طرح تم میرے ساتھیوں کو ہڑپ کر گئے ہو مجھے ہڑپ نہیں کرو گے"

عنبر نے کہا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں"

سردار ڈاکو ایک دم سے بھاگ کھڑا ہوا جب وہ چلا گیا تو عنبر کو خیال آیا کہ اس کے ساتھی ڈاکوؤں کو کس نے ہڑپ کیا ہے؟ عنبر نے یہ اس بحری ڈاکو سے پوچھا ہی نہیں تھا۔ پھر اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے رات بارش میں اندھیرے کی وجہ سے اس کے ساتھی ڈاکو کسی دلدل میں پھنس کر غرق ہو گئے ہوں اور یہ کمزور آدمی یہی سمجھ رہا ہو کہ اسے جزیرے کے بھوت نے نگل لیا ہے۔

عنبر نے ماریا بلی کو گود میں اٹھایا اور جنگل میں چشمے کے پار جا کر اسے بحری ڈاکو کا قصہ سنایا۔ اس نے کہا۔

"یہ ڈاکو وہی ہو گا جس کے ایک ساتھی کی لاش ہمیں خزانے کے پاس ملی تھی۔ ہو سکتا ہے یہ اپنے خزانے کے بارے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



...ب۔ کرنے آیا ہو۔ کہ اسے کسی نے
نکال تو نہیں لیا؟"

عنبر بولا

" خزانہ تو وہیں ہو گا۔ اس کو یہاں سے
...ن نکالے گا۔ کم از کم ہمارے لیے تو
...س کا خزانہ بیکار ہے"

یونہی باتیں کرتے وہ اڑن طشتری کی طرف
...ے

اوطاشا اڑن طشتری کی سیڑھیوں میں کھڑی
شیشے کے سلنڈر کو اٹھا کر اسے دیکھ رہی تھی
...اگ نے پوچھا۔

" اوطاشا بہن! تمہارا کام ٹھیک چل رہا
ہے؟"

اوطاشا بولی۔

" کیوں نہیں۔ ابھی ہری ایکیرڈ کا آدھا حصہ ٹھیک
ہو چکا ہے۔ ہم دن رات کام کر رہے
ہیں"

اوطاشا اڑن طشتری میں چلی گئی۔ عنبر اور
ناگ بھی اڑن طشتری کی طرف چلے۔ ماریا بلی کو



عنبر نے کھلی ہوا میں سیر کرنے کے لیے چھوڑ دیا۔
ماریا بلی پہلے تو وہیں گھاس پر درختوں کے نیچے
ادھر ادھر چلتی پھرتی رہی۔ پھر ایک خرگوش
کا پیچھا کرتی ویران محل کے کھنڈر میں آ گئی۔ خرگوش
شکستہ کمرے میں کہیں جا کر غائب ہو گیا۔

ماریا بلی اسے ادھر ادھر تلاش کرنے لگی۔
اسے دیوار میں ایک سوراخ نظر آیا۔ اسے معلوم
تھا کہ یہ سوراخ تہہ خانے کی خلائی لاش والے
تابوت کو جاتا ہے۔ ماریا بلی نے سوچا کہ ہو سکتا
ہے۔ خرگوش نیچے گھس گیا ہو۔ ماریا بلی سوراخ
میں چھلانگ لگا کر سیڑھیوں پر سے اچھلتی ہوئی تہہ
خانے میں آ گئی۔

اس وقت تابوت کے اندر نیلی لاش جاگ
رہی تھی۔ ماریا بلی نے تابوت کے پاس چار پانچ
انسانوں کی بکھری ہوئی لاشیں دیکھیں۔ وہ حیران سی
ہو کر رہ گئی۔ کہ یہ لاشیں کہاں سے آ گئیں؟ اس
اثنا میں تابوت کے اندر نیلی لاش کو انسان کی بو
آ رہی تھی۔ یہ بو اس ماریا کی تھی جو بلی کی شکل میں
ظاہر ہو گئی تھی۔ مگر اصل میں ایک انسان تھی۔ ماریا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



بلی تابوت کے قریب ہی کھڑی تھی۔ اچانک تابوت کا ڈھکنا کھٹاک سے کھل کر دوسری طرف گر پڑا۔ اور اس سے پہلے کہ ماریا بلی وہاں سے بھاگتی نیلی لاش کے سرد یخ بستہ ہاتھ نے ماریا بلی کو گردن سے پکڑ کر تابوت میں کھینچ لیا۔

نیلی لاش کا ہاتھ لگتے ہی ماریا بلی کے جسم میں ایک انقلابی کیمیاوی تبدیلی رونما ہوئی اور پہلے تو اس کے جسم کے سارے بال اڑ گئے۔ پھر اس کا جسم لمبا اور ایک دم سے بلی کے جسم نکل کر الگ ہو گیا۔ ماریا نے دیکھا کہ وہ تابوت کے اندر ہی ہے۔ اور نیلی لاش کے ہاتھ میں ایک بلی کی مردہ لاش پڑی ہے۔

ماریا اب بلی نہیں رہی تھی۔ وہ تابوت سے باہر کو نکلنے لگی تو اسے محسوس ہوا کہ اس کے آگے پتھر کی نظر نہ آنے والی سخت دیوار کھڑی ہے ماریا کا جسم نظر نہیں آ رہا تھا۔ نیلی لاش کے کیمیاوی لمس سے اس پر کیا گیا طلسم ٹوٹ گیا تھا مگر وہ ایک دوسری مصیبت میں پھنس گئی



تھی۔

نیلی لاش اب آہستہ آہستہ بے حس ہو رہی تھی۔ ماریا تابوت کے اندر ہی تھی۔ اگرچہ تابوت کا ڈھکنا کھلا تھا مگر ماریا اس سے باہر نہیں نکل سکتی تھی۔ کیونکہ تابوت کے اوپر ماریا کے لیے نظر نہ آنے والی دیوار آ گئی تھی۔ ماریا نے کتنی ہی بار تابوت میں سے اوپر اٹھنے کی کوشش کی مگر وہ کسی ان دیکھی دیوار سے ٹکرا کر تابوت میں لاش پر واپس گر پڑتی۔

اس دوران میں لاش نے گلنا سڑنا شروع کر دیا۔ خدا جانے اس پر یہ ماریا بلی کے لمس کا اثر تھا کہ اس کا گلنے سڑنے کا عمل شروع ہو گیا تھا۔ اور یہ عمل بڑی تیزی سے جاری تھا۔ ماریا کے دیکھتے دیکھتے نیلی لاش گل سڑ کر تابوت میں سے غائب ہو گئی۔ اب وہاں تابوت کی تہہ میں مٹی کی ایک باریک سی تہہ پڑی تھی۔

ماریا کی جان عجیب مصیبت میں پڑ گئی تھی۔ نہ وہ باہر نکل سکتی تھی اور نہ کسی کو آواز دے سکتی تھی۔ کیونکہ اس کی آواز بھی ختم ہو چکی تھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اسے عنبر ناگ ماریا اور تھیوسانگ کی خوشبو بھی نہیں آرہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ ماریا کی خوشبو بھی ان کو نہیں جا رہی ہو گی۔

ماریا سخت مایوس ہو کر تابوت میں لیٹ گئی۔

ادھر بحری ڈاکوؤں کا سردار کشتی میں بیٹھ کر اپنے جہاز کی طرف روانہ ہوگیا تھا۔ وہ اس بھوت کے جزیرے سے اس قدر خوف زدہ ہوا تھا۔ کہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب اگلے برس ہی اپنا خزانہ نکالنے وہاں آئے گا۔

آسمان پر بادل آہستہ آہستہ گہرے ہوتے گئے شام سے تھوڑی دیر پہلے ایک بار پھر جزیرے پر بوندا باندی شروع ہو گئی۔ عنبر ناگ اُڑن طشتری کی طرف جانے لگے تو انہیں ماریا بلی کا خیال آیا کہ وہ کہاں چلی گئی ہے۔

انہوں نے اُڑن طشتری میں اوٹاشا سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ ماریا بلی وہاں نہیں ہے۔

عنبر ناگ نے ماریا بلی کی تلاش شروع کر دی انہوں نے بوندا باندی میں جزیرے کا سارا جنگل



چھان مارا۔ ماریا کو آوازیں بھی دیں مگر ماریا بلی کہیں نہ ملی۔ اب تو انہیں فکر لگی کہ ماریا بلی کہاں غائب ہو گئی۔ تھیوسانگ اور اوٹاشا وغیرہ اُڑن طشتری میں تھے۔ جب انہیں پتہ چلا کہ ماریا بلی گم ہو گئی ہے۔ تو وہ بھی اُڑن طشتری سے نکل آئے۔ اور اسے ڈھونڈنے لگے۔

ایک جگہ باقی رہ گئی تھی اور وہ جگہ ویران محل تھا۔ یہ سارے دوست ویران محل میں آگئے۔ تہہ خانے میں بھی ماریا بلی نہیں تھی۔ عنبر نے تابوت میں جھانک کر کہا۔

"ارے لاش تو مٹی بن چکی ہے"

ماریا نے چلا کر کہا۔

"عنبر! میں تو یہاں ہوں"

مگر اس کی آواز کسی نے نہ سنی۔ وہ تابوت کے شیشے کی دیوار سے باہر بھی نہیں نکل سکتی تھی۔ خلائی لڑکیوں اوٹاشا اور نتالا نے غور سے تابوت میں دیکھا اوٹاشا نے کہا۔

"یہ کیمیکلز کا ری ایکشن ہے لاش ختم ہو چکی ہے"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تھیو سانگ بولا

"مگر ماریا کہاں گم ہو گئی؟ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔"

نتالا نے کہا۔

"کہیں وہ کسی گڑھے میں تو نہیں گر گئی۔"

ناگ نے کہا۔

ہم نے جزیرے میں ہر جگہ اُسے تلاش کر کے دیکھا ہے گڑھوں، کھڈوں، اور غاروں میں بھی ڈھونڈھا ہے۔ وہ کہیں نظر نہیں آئی۔"

تھیو سانگ کہنے لگا۔

"کہیں وہ تمہارا بحری ڈاکو اسے اپنے ساتھ تو اغوا کر کے نہیں لے گیا؟"

سب ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ ایسا ہو سکتا تھا۔ ناگ لپک کر ساحل سمندر کی طرف گیا۔ وہاں کوئی جہاز نہیں تھا۔ جہاز سمندر میں کہیں کا کہیں پہنچ چکا تھا

دوسرے دن بھی انہوں نے ماریا کی تلاش جاری



رکھی۔ ماریا انہیں کیسے مل سکتی تھی۔ جبکہ وہ ویران محل کے تابوت میں قید تھی اور غیبی حالت میں ہونے کے باوجود تابوت سے باہر نہیں آ سکتی تھی۔

عنبر نے ناگ سے کہا۔

"میرا خیال ہے ماریا بی کو ضرور ڈاکوؤں کا سردار اغوا کر کے اپنے ساتھ لے گیا ہے۔ اس کا جہاز سمندر میں ہی ہو گا۔ تم عقاب بن کر اس کے جہاز پر جا کر ماریا کا سراغ لگاؤ۔"

ناگ تیار ہو گیا۔ کیونکہ ماریا کی اسے بھی بہت فکر تھی۔ وہ عقاب بن کر اُڑا اور جس طرف بحری ڈاکوؤں کا جہاز گیا تھا۔ اس طرف روانہ ہو گیا۔ ناگ کی رفتار اتنی تیز تھی کہ دو گھنٹے کے بعد اسے دُور بحری ڈاکوؤں کے جہاز کا کالا جھنڈا مستول پر پھڑپھڑاتا نظر آیا۔

ناگ نے جہاز کے اوپر پہنچ کر دو چکر لگائے۔ تو ڈاکوؤں نے خوشی سے شور مچا دیا کہ عقاب کو زندہ پکڑو۔ سردار بھی کیبن سے نکل کر عرشے پر آ گیا۔

ناگ جان بوجھ کر ایک لکڑی کے صندوق پر آ کر بیٹھ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سردار نے بازو اٹھا کر کہا۔

" یہ بڑا قیمتی عقاب ہے اسے پکڑ کر میرے پاس لاؤ۔"

ناگ اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ چنانچہ ڈاکوؤں نے اسے بڑی آسانی سے پکڑ لیا اور سردار کے پاس لے آئے۔ سردار اتنی اعلیٰ قسم کے عقاب کو پاکر بہت خوش ہوا۔ اس نے عقاب کی ٹانگ میں چاندی کی زنجیر باندھ کر اپنے کاندھے پر بٹھا لیا اور خوشی خوشی اپنے کیبن کی طرف چلا۔ کیبن میں سردار نے ناگ کو ایک سنہری پنجرے میں بند کر دیا اور پنجرے کے اندر بھنی ہوئی مچھلی کے دو ٹکڑے رکھ دیئے۔

جب شام ہوئی اور کیبن میں اندھیرا سا ہوا تو ناگ نے پنجرے کے اندر ہی اپنی شکل چھوٹے سانپ کی بنائی اور رینگتا ہوا پنجرے سے نکل کر کیبن سے باہر راہداری میں آگیا۔ راہداری میں دور ایک لیمپ جل رہا تھا۔ ناگ ماریا جی کی کھوج میں تھا۔ گرم موسم ہونے کی وجہ سے سارے ڈاکو جہاز کے اوپر عرشے پر بیٹھے گپ شپ کر رہے تھے۔

ناگ نے ایک ایک کر کے نیچے کے سارے کیبن



دیکھ لیے۔ اسے ماریا کا کہیں کوئی سراغ نہ ملا۔ اسے کچھ کچھ یقین ہو چلا تھا کہ یہاں ماریا نہیں ہے۔ ناگ واپس سردار کے کیبن کی طرف لوٹ رہا تھا کہ اسے ایک کیبن کے ادھ کھلے دروازے میں سے روشنی کی لکیر باہر آتی نظر آئی۔ پہلے یہ کیبن بند تھا اور ناگ اس کے اندر نہیں گیا تھا۔ ناگ نے ادھ کھلے دروازے میں سے اپنی سانپ والی چھوٹی سی گردن بڑھا کر اندر دیکھا۔

اس نے کیبن میں ایک سانولے نوجوان کو دیکھا کہ اسے رسیوں میں جکڑ دیا گیا تھا۔ وہ ایک لکڑی کے ستون کے ساتھ بندھا تھا اور ایک ڈاکو خنجر کی نوک اس کی گردن پر رکھے کہہ رہا تھا۔

" اگر تم سردار کی بجائے مجھے بتا دو کہ تمہارے باپ نے اپنی حویلی میں جواہرات کا صندوق کہاں چھپا رکھا ہے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ سردار سے بھی اس کا ذکر نہیں کروں گا اور تمہیں افریقہ پہنچ کر فرار کروا دوں گا"

نوجوان نے خشک آواز میں کہا۔

" مجھے نہیں معلوم کہ میرے باپ نے جواہرات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کا صندوق مرنے سے پہلے کس کو دیا تھا۔ وہ مجھ سے ناراض رہتا تھا۔ اس لیے مجھے اپنا خزانہ کبھی نہیں دے سکتا تھا۔"

ڈاکو نے خنجر کی نوک نوجوان کی گردن میں چبھوئی تو اس کی ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ ڈاکو بولا۔

"سردار تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔ وہ تمہارے باپ کی حویلی کے شہر کی طرف جا رہا ہے۔ جواہرات کا صندوق ملا یا نہ ملا۔ وہ دونوں صورتوں میں تمہیں مار ڈالے گا۔ اگر تم جواہرات کا راز مجھے بتا دو تو تمہاری جان بچانے کا میں وعدہ کرتا ہوں۔ میں تمہیں یہاں سے نکال دوں گا۔"

مگر نوجوان ہر بار یہی کہتا رہا کہ اسے کچھ معلوم نہیں ہے۔ ڈاکو نے نوجوان کے منہ پر زور سے ایک مکا مارا۔ نوجوان کی چیخ نکل گئی۔ ناگ یہ سب کچھ دروازے کی اوٹ میں چھپا دیکھ رہا تھا۔ اسے نوجوان کی بے بسی پر بہت ترس آیا۔ یہ سنگ دل وحشی ڈاکو اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ ناگ نے سوچا اور اس کا دل بد نصیب قیدی نوجوان کے لیے ہمدردی سے لبریز



ہو گیا۔ وہ ایک بے گناہ نوجوان تھا۔

ڈاکو نوجوان کو پیٹ رہا تھا۔ اس کے منہ پر بار بار ہاتھ رکھ دیتا تاکہ اس کی چیخوں کی آواز باہر نہ جائے۔ پھر کہنے لگا۔

"میں جاتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد پھر آؤں گا۔ اگر تم نے تب مجھے جواہرات کا راز نہ بتایا تو میں تمہیں اسی جگہ ہلاک کر ڈالوں گا۔"

یہ کہہ کر ڈاکو کیبن سے باہر نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد ناگ نے انسانی شکل بدلی اور کیبن میں داخل ہو گیا۔ نوجوان کے ہونٹوں میں سے خون کی پتلی سی لکیر بہنے لگی تھی۔ چراغ کی دھیمی روشنی میں اس کا چہرہ مردہ لگ رہا تھا۔ ناگ کو ایک نظر دیکھ کر نوجوان نے بیزاری سے کہا۔

"تم بھی مجھے اذیت دے لو۔ تم اس کے ساتھی ہو۔ مگر مجھے جواہرات کے راز کا علم نہیں ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں"

ناگ نے بڑی شفقت سے کہا۔

"بھائی میں ڈاکو نہیں ہوں"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



نوجوان نے تعجب سے ناگ کی طرف دیکھا اور بولا۔

"اگر تم ڈاکو نہیں ہو تو ان کے ساتھی ہو گے؟"

ناگ نے کہا۔

"میں ان کا ساتھی بھی نہیں ہوں۔ بس یہ سمجھ لو کہ میں غلطی سے ڈاکو کے جہاز پر چڑھ گیا تھا۔ اب یہاں چھپا بیٹھا تھا کہ تمہاری چیخوں کی آواز سن کر آ گیا۔ تمہارے اور ڈاکو کے درمیان جو باتیں ہوئی ہیں میں نے سن لی ہیں۔"

نوجوان رحم طلب نظروں سے ناگ کی طرف دیکھنے لگا۔

"بھائی! کیا تم مجھے یہاں سے نکال سکتے ہو۔ تم کسی طرح میری رسیاں کھول دو۔ میں جہاز کے اوپر جا کر سمندر میں چھلانگ لگا دوں گا۔ ان ڈاکوؤں کے ہاتھوں مرنے سے بہتر ہے کہ میں مچھلیوں کا نوالہ بن جاؤں۔"



ناگ نے اسے حوصلہ دیا اور کہا۔

"تمہیں سمندر میں چھلانگ لگا کر خودکشی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہیں یہاں سے زندہ سلامت نکالنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن میری ایک شرط ہے۔"

"وہ کیا ہے میرے بھائی؟" نوجوان نے پوچھا۔

ناگ نے کہا۔

"میں جیسے کہوں۔ ویسے ہی کرنا۔ میری کسی بات کوئی سوال نہ کرنا۔"

نوجوان نے کہا۔

"مجھے منظور ہے بھائی، مگر یہ تو سنگ دل وحشی ڈاکوؤں کا جہاز ہے۔ تم خود یہاں پھنسے ہوئے ہو۔ مجھے کیسے نکالو گے؟"

ناگ بولا۔

"یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو۔"

اتنا کہنے کے بعد ناگ نے نوجوان کی رسیاں کھول کر اسے آزاد کر دیا۔ کپڑے سے اس کے ہونٹوں پر بہتا ہوا خون پونچھا اور کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"میرے ساتھ آؤ۔"

ناگ کے ساتھ وہ نوجوان بھی سہما سہما سا باہر راہ داری میں نکل آیا۔

ناگ اسے لے کر سردار کے کیبن میں آگیا۔

"یہ تو سردار کا کیبن ہے۔ وہ آرہا ہو گا۔ یہ تم مجھے گڑھے سے نکال کر کنوئیں میں لے آئے ہو۔"

ناگ نے کہا۔

"خاموشی سے اس پلنگ کے نیچے چھپ جاؤ۔ اور خبردار آواز مت نکالنا۔"

نوجوان فوراً سردار ڈاکو کے پلنگ کے نیچے رینگ کر چھپ گیا۔ ناگ رینگ کر سنہری پنجرے میں گھس گیا اور پنجرے میں جاتے ہی اس نے ایک بار پھر عقاب کی شکل اختیار کر لی۔

اتنے میں باہر شور سا مچا۔ سردار چلا چلا کر کہہ رہا تھا۔

"کمینو تم نے میری سونے کی مرغی غائب کر دی ہے۔ وہ رسیاں کھول کر بھاگ گیا ہے۔ وہ اسی جہاز میں کہیں چھپا ہو گا۔ اسے



فوراً پکڑ کر میرے پاس لاؤ۔"

ڈاکوؤں کے ادھر ادھر بھاگنے کی آوازیں آئیں پھر کیبن کا دروازہ کھلا۔ اور سردار ڈاکو غصے میں پھنکارتا داخل ہوا اور بستر پر بیٹھ گیا۔

وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا۔

"سب حرامی ہیں۔ گدھے ہیں۔ ان سے ایک قیدی نہیں سنبھالا گیا۔"

اب ناگ نے سوچا کہ اگر وہ اپنا آپ سردار پر ظاہر کرتا ہے۔ تو وہ اسے بھوت سمجھ کر پہلے تو شاید ڈر جائے مگر پھر وہ اسے تلوار کا وار کر کے ہلاک بھی کر سکتا ہے۔ اسے کسی حکمت عملی سے کام لینا چاہیے تھا۔ لیکن پلنگ کے نیچے چھپے ہوئے نوجوان نے سارا کام خراب کر دیا۔

ایسا ہوا کہ سردار ڈاکو چونکہ پریشان تھا اس لیے اٹھ کر کیبن میں ٹہلنے لگا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ اس نے غصے میں جھلا کر تلوار کو زور سے میز پر مارا تو پلنگ کے نیچے چھپے ہوئے نوجوان کے منہ سے چیخ نکل گئی سردار ایک دم سے چونک پڑا۔ اس نے ٹانگ سے پلنگ کو دوسری طرف الٹ دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



نیچے اُسے اپنا قیدی چھپا ہوا دکھائی دیا۔ وہ خوف سے کانپ رہا تھا۔

سردار نے تلوار اوپر اٹھائی اور گرجا

"تمہاری یہ ہمت کہ میرے پلنگ کے نیچے چھپو۔ تم ضرور مجھے ہلاک کرنے آئے تھے۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

وحشی سردار پر غصّے کا بھوت سوار تھا۔ وہ نوجوان پر تلوار کا وار کرنے ہی والا تھا کہ ناگ سانس کھینچ کر سانپ کی شکل میں پنجرے میں سے اچھل کر سردار کی گردن سے لپٹ گیا اور اپنا پھن اس کے منہ کے بالکل سامنے پھیلا دیا۔

یہ سب کچھ اتنی جلدی ہوا کہ سردار کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ یہ سانپ کیبن میں کہاں سے نکل کر اس کی گردن کے ساتھ لپٹ گیا ہے۔ اگرچہ تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ مگر سانپ کا پھن اس کے منہ کے سامنے تھا۔ وہ سانپ پر حملہ کرتا ہے تو سانپ ایک سیکنڈ میں اس کے ماتھے پر ڈس کر اسے ہلاک کر سکتا ہے۔

نوجوان قیدی بھی ایک طرف سمٹ گیا تھا اور دہشت



زدہ تھا۔

سردار کو پسینہ آگیا۔ وہ ڈرتے ڈرتے قدم اُٹھاتا کھسکتا ہوا کونے میں رکھی لکڑی کی کرسی پر جا کر آہستہ سے بیٹھ گیا۔ ناگ ابھی تک اس کی گردن سے لپٹا تھا۔

سردار کرسی پر بیٹھا تو ناگ نے ایک پھنکار ماری اور اس کی گردن سے اچھل کر اس کے سامنے اپنی اصلی انسانی شکل میں ظاہر ہو گیا۔ ناگ نے لپک کر تلوار اٹھا لی اور اس کی نوک سردار کی گردن پر رکھ دی۔

پھر اس نے نوجوان قیدی سے کہا۔

"بچھونے کی چادر سے سردار کو کرسی کے ساتھ باندھ دو!"

نوجوان نے جلدی سے بچھونے پر سے چادر اٹھائی اور سردار کو کرسی کے ساتھ باندھ دیا۔ سردار نے پہلی بار ایک سانپ کو انسان بنتے دیکھا تھا۔ وہ تو دہشت زدہ ہو چکا تھا۔ اس کا حلق خشک ہو رہا تھا۔ ناگ نے سردار کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا تاکہ وہ کوئی آواز نہ نکال سکے۔ اب ناگ نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



نوجوان کو ساتھ لیا اور کیبن سے باہر نکلا۔ راہ داری خالی تھی۔ اس نے کیبن کا دروازہ بند کر کے کنڈی چڑھا دی اور نوجوان سے کہا۔

"میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔"

نوجوان نے ایسا ہی کیا۔ وہ ناگ کو کوئی بہت بڑا جادوگر سمجھ رہا تھا۔ ناگ اس زینے کی طرف بڑھا، جو اوپر جہاز کے عرشے پر جاتی تھی۔ اچانک ایک ڈاکو اس کے سامنے آگیا۔ اس سے پہلے کہ وہ چلا کر دوسروں کو خبردار کرتا ناگ سانپ بن کر اچھلا اور ڈاکو کی گردن پر ڈس دیا۔ ڈاکو دھڑام سے نیچے گر پڑا۔

ناگ زینے کی طرف بڑھا۔ وہ دوبارہ انسانی شکل بن آگیا تھا۔ عرشے پر ڈاکو ایک دوسرے کو پکارتے ہوئے مفرور نوجوان کو ڈھونڈھ رہے تھے۔ ناگ نے زینے کے اوپر والے دروازے میں سے جھانک کر باہر دیکھا۔ آسمان پر تارے چمک رہے تھے۔ عرشے پر دور ایک چراغ روشن تھا۔ ناگ نے نوجوان کو سرگوشی میں کہا۔

"میرے پیچھے نکل کر جہاز کی پچھلی طرف بڑھنا۔"



ناگ جھک کر جہاز کے عرشے پر پیچھے کی طرف بڑھا۔ نوجوان اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ جہاز کے پچھلے حصے میں اندھیرا تھا۔ تیز ہوا چل رہی تھی۔ جہاز سمندر لہروں پر ڈولتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ ناگ عرشے کے لکڑی کے فرش پر کمانڈو کی طرح رینگ کر جہاز کے عقبی حصے میں پہنچا تو اس کا پاؤں ایک رسی میں الجھ گیا۔ یہ رسی ایک ڈھول کے ساتھ بندھی تھی، جو لکڑی کے بڑے بکس پر رکھا تھا۔ یہ ڈھول زوردار آواز پیدا کرتا نیچے گر پڑا۔ دوسری طرف ڈاکو چوکس ہو گئے اور جہاز کے پچھلے حصے کی طرف دوڑے۔

ان میں سے ایک کے ہاتھ میں لیمپ تھا۔ اس نے لیمپ کی روشنی آگے ڈالی تو اسے نوجوان قیدی کے ساتھ ایک دوسرا آدمی بھی نظر آیا۔

اس نے چیخ کر کہا۔

"قیدی یہاں پر ہے۔"

ڈاکو تلواریں لہراتے ناگ اور نوجوان کی طرف دوڑ پڑے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



پھر کیا ہوا؟

اس کے لیے آپ عنبر ناگ ماریا کی اگلی قسط نمبر ۱۲۱ "خوفناک مقابلہ" پڑھیے جو سنسنی خیز دلچسپ اور حیران کر دینے والے واقعات سے بھرپور ہوگی۔

○

**"غیبی لاش" عنبر ناگ ماریا کا نمبر ۱۲۵ خاص نمبر ہوگا**

**صفحات تقریباً ۴۰۰ سے زائد، قیمت -/۲۴ روپے**

**اگست ۱۹۸۶ میں شائع ہوگا۔**

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

## ناگ ماریا اور عنبر کی واپسی

۱ کے پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱. بگشں سے ملاقات | ۵/- | ۲۲. ناگ عنبر مقابلہ | ۵/- |
| ۲. جہاز ڈوب گیا | ۵/- | ۲۳. وشش کی بیٹی | ۵/- |
| ۳. سمندر کی چڑیلیں | ۵/- | ۲۴. آسیب کی رات | ۵/- |
| ۴. زیر بحر کی [illegible] | ۵/- | ۲۵. [illegible] | [illegible] |
| ۵. ناگ لندن میں | ۵/- | ۲۶. عنبر سپاہی کی کوٹھڑی میں | ۵/- |
| ۶. تابوت میں سانپ | ۵/- | ۲۷. ماریا اور جادوگر سانپ | ۵/- |
| ۷. موت کا دریا | ۵/- | ۲۸. نقلی ناگ کی سازش | ۵/- |
| ۸. سانپ کا انتقام | ۵/- | ۲۹. بابل کی بدروحیں | ۵/- |
| ۹. سانپ کی آواز | ۵/- | ۳۰. قبر کی دلہن (خاص نمبر) | [illegible] |
| ۱۰. ناگ کا قتل | ۵/- | ۳۱. آدھی کھوپڑی آدھا انسان | ۵/- |
| ۱۱. شاہ بلوط کا خزانہ | ۵/- | ۳۲. ناگ ناگن مقابلہ | ۶/- |
| ۱۲. پتھر کا [illegible] | ۵/- | ۳۳. ایک آنکھ والی عورت | ۶/- |
| ۱۳. طولانی منڈ کا بھوت | ۵/- | ۳۴. مردوں کی شہزادی | ۶/- |
| ۱۴. میگناسورس کا جزیرہ | ۵/- | ۳۵. سانپوں کا دربار | ۶/- |
| ۱۵. سیاہ پوش سایہ | ۵/- | ۳۶. قبر اور ڈھانچے | ۶/- |
| ۱۶. انسانی [illegible] | ۵/- | ۳۷. عقرب دیوتا کا پجاری | ۶/- |
| ۱۷. سانپوں کا جنگل | ۵/- | ۳۸. [illegible] زندہ ہو گیا | ۶/- |
| ۱۸. ماریا اور جن مافی | ۵/- | ۳۹. عنبر اہرام میں | ۶/- |
| ۱۹. قبر کا انسان | ۵/- | ۴۰. چڑیلوں کی ملکہ خاص نمبر | ۱۲/- |
| ۲۰. لکشمی دیوی کا انتقام | ۵/- | ۴۱. مردہ [illegible] دنیا | ۱۰/- |
| ۲۱. ناگ اور جادوئی ترشول | ۵/- | ۴۲. ریت کا کفن | ۶/- |

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

# عنبر ناگ ماریا کمپنی اور خلا میں

اے حمید

نیا مکتبہ اقرا

۱۴- بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور -۸

PDFBOOKSFREE.PK